ماشاء الله ولا قوة الا بالله
۱۲۹۱
حقیقة الاسلام
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید
۱۲۹۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

اما بعد خاکسار سید محمد عبد اللہ حضرات ناظرین کی خدمات مین عرض کرتا ہی کہ اس رسالے کا نام
حقیقت الاسلام ہی اسکی تالیف سے غرض پیری مباحثہ و مناظرہ کسی فریق سے نہین ہی اور
نہ در حقیقت یہ رسالہ کسی کتاب کا رد ہی بلکہ مجکو فقط تحقیق اس بات کی منظور تھی کہ سلطنت آسمانی و
عدالت جسکا ذکر انجیل و دیگر کتب مقدسہ مین متعدد مقامات پر آیا ہی اور اوسکے معنی اہل کتاب وسیلہ نجات کہتے
ہین کیا ہی اور عقلاً و نقلاً کیا کیا صفات اور اصول اوس پاک سلطنت و عدالت کے چاہیے جس سے وہ سلطنت
آسمانی سمجھی جاسے اور مصداق اوس سلطنت کا کون ہی۔

دنیا مین آج تک جتنی سلطنتین کیا روحانی اور کیا غیر روحانی قائم ہوئی ہین آیا اونمین کوئی ایسی سلطنت
جامع امور دینی و دنیاوی بھی پائی جاتی ہی کہ اوسکی برگزیدگی اوسکے اصول اور قواعد محکمہ سے ثابت ہوتی ہو؟
اسلیے مینے اکثر اوقات اپنے اس فن کی کتابون کے دیکھنے مین صرف کیے اور عہد عتیق و عہد جدید و
قوانین مختلف مذاہب قومون و حکومتون کے دیکھے اگر ایک وجہ سے سلطنت آسمانی کے آثار کسی مین
نمایان ہوئے تو دوسری وجہ سے بالکل تباین پایا گیا لیکن جب مینے قرآن مجید و احادیث نبوی و آثار

صحابۂ تابعین کو بغور دیکھا تو مجھے یقین واثق ہوگیا کہ بیشک یہی قواعد و اصول جو ان کتابوں میں کوٹ کوٹ کے بھرے ہین سلطنت آسمانی کے ہین اور منشاء خلافت آدم جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکے خلفا طبقۂ اول نے ٹھیک ٹھیک ادا کیا اور جس خوبی کے ساتھ حسن معاشرت و داد رسانی کی تعلیم کی و طریقۂ حیات جاودانی کا بتلایا بلکہ اوسکو کر دکھایا ایسا کسی مذہب اور کسی سلطنت مین نہ دیکھا نہ سنا ؛

حق یہ ہی کہ اول طبقے کے لوگ تمام اون اوصاف کے جامع تھے جنسے مسلمانون کی کتابین بھری ہوئی ہین پھر جہانتک اونکی روش اور اونکے اصول کی پابندی رہی چہرۂ اسلام منور و تابان دکھائی دیتا رہا اور لوگ اوسکی تعظیم و تکریم کرتے رہے اور دل سے سمجھتے رہے کہ زہد و تقوی و معاملہ داری و طریقۂ معاشرت جیسا اسلام مین بے تکلفی کے ساتھ ہی ایسا کسی اور سلطنت و مذہب مین نہین ہی مسلمانان طبقۂ اول کے حالات جسقدر باوصف استغنا و بے پروائی لوگون کی ابتک محفوظ ہین وہ ایسے ہین کہ اگر اوسیکو کوئی دیکھے اور سمجھے تو سلطنت آسمانی کی ثبوت کو کافی و وافی ہی ؛

اس ہیچمیرز نے اندکے از بسیارے و مشتے نمونہ از خروارے چند اصول و قواعد اوس سلطنت کے اس رسالے مین تحریر کرکے اونکو اور قومون کے قواعد حکومت سے مقابلہ کر دکھایا ہی تاکہ سلطنت دنیا و دین آسمانی کا فرق سب کو معلوم ہو جاوے ؛

اس کام سے میرا دلی ارادہ اعتراض کرنے کا کسی حکومت کے قواعد پر یا کسی سلطنت کی حکومت سے انکار یا اوس سے بیزاری یا اوسکی بداندیشی سے نہین ہی بلکہ مَا نَحْنُ فِیْہِ کے ثبوت مین جو کچھ مینے لکھا ہی بنیک نیتی لکھا ہی اور فی الجملہ یہ بھی مقصود ہی کہ اگر کبھی گورنمنٹ خود اون امور کی اصلاح فرماسکے جو بظاہر بدنما معلوم ہوتے ہین اور ہر طبقۂ رعایا کی تکلیفات و تشویشات کو برطرف کرسکے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر وہ امور کسی مصلحت اور دوراندیشی سے لائق ترمیم و اصلاح پذیر نہون تو پھر یہ سمجھنا چاہیے کہ میرا فہم اوسکے ادراک کنہ سے ہنوز قاصر ہی ع رموز مملکت و ملک خسروان دانند ؛

اور نہ مجھے کچھ اسکی آرزو ہی کہ جنھون نے اسلام کی وضع مین نشو و نما پائی ہی اور اونکے بعض خیالات سے
کسیقدر تعرض کیا گیا ہی میری بات سنین کیونکہ اونمین سے بعضون کو مین جانتا ہون کہ وہ صحیح
سمجھکر بھی نہ مانینگے اور اپنی کج بحثی سے باز نہ آوینگے ؛

مشہور ہی کہ اونھون نے شیطان کے وجود خارجی سے بمقابلہ قرآن و حدیث کے انکار کیا ہی تو بھلا پھر
وہ کیا کیسی کی سنینگے اور اونسے توقع قبول کیا ہی ؛

یہ انکار شاید اس غرض سے ہوگا کہ وہ شیطان کے منکر کہلاوین بلکہ وہ اپنے سوا اور کسیکا وجود
دیکھہ نہ سکتے ہونگے ؛

مگر ہان اونکے عمدہ فرزندون مین ایک بھائی مہدی علی سے البتہ یہ امید ہی کہ اگر اپنی شرافت خاندانی
اور لیاقت ذاتی اور نسل کیطرف کسی وقت رجوع فرما کر اور اوس محبت اور محنت کو جو حضرت مولانا
مولوی عنایت حسین صاحب مرحوم دیوی نے اونسے اور اونکے واسطے کی ہی یاد کرکے ان
باتون پر غور کرینگے تو اپنی حرکات و اقوال ناشایستہ سے باز آوینگے اور طریقہ سلف صالحین کا
اختیار کرینگے مجکو اونکے حال پر نہایت افسوس ہی اونکے واسطے مین اکیلے بیٹھکر بہت کڑھا کرتا ہون
اور خدا سے اونکی فلاح دارین کی دعا مانگا کرتا ہون مجکو اونسے محبت کچھ آج سے نہین ہی بلکہ
وہ میرے پرانے دوست ہین مینے اور اونھون نے اوقات مختلف مین ایک اوستاد سے تعلیم
پائی ہی مگر اونھون نے علم مین یہانتک ترقی کی اور مین ویسا ہی رہگیا شعر ما و مجنون ہم سبق بودیم
در دیوان عشق ؛ او بصحرا رفت و من در کوچہا رسوا شدیم ؛

اب مین اون دلائل کو جس سے خلافت اسلامی سلطنت آسمانی سمجھی جاتی ہی ساتھہ ایک تمہید کے
بیان کرتا ہون تاکہ لوگ حقیقت اسلام کی جانکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شفیع
المذنبین ہونے پر یقین کرکے اونکی وضع اور اونکا طریقہ معاشرت و اخلاق و تہذیب سیکھین

اور ملحدون نامردون کے بہکانے پر التفات نکرین وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان جو باعتبار ترکیب عنصری کی مشت خاک سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا کس جامعیت کا پیدا کیا گیا ہی اور اوسمین کیا کیا صفات اور کیسی عقل و فراست اور کیسا فہم و ادراک ہی کہ جب صانع قدرت یہ تصویر سراپا تنویر تمام خوبیون کے ساتھہ کھینچ چکا تو خوش ہو کر خود فرمانے لگا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا) اور اسی حال کو کسی شاعر نے یون بیان کیا ہی شعر کھینچکر صانع قدرت نے کہا واہ رے مین
اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ اللہ رے مین ❊

اس انسان کو تمام موجودات کا خلاصہ اور جمیع کائنات کی ایک فہرست صحیح کہنا چاہیے جسنے اسکی حقیقت کو جانا اوسنے سب کچھہ پہچانا ❊

قوت بہیمیہ اوسکی جو امنگ آزادی و ترنگ خودسری کی جڑ ہی اگر اوسکے قواے ملکی سے نہ گھٹائی جائے تو پھر انسان اور وحوش مین کوئی فرق و امتیاز باقی نرہے اور اگر اوسکے قواے ملکی کا خالص اثر جو طاعت و عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہی ظاہر کیا جاے تو اوسمین اور فرشتون مین کچھہ تمیز نہو سکے ❊

کون چیز کائنات مین ہی جو انسان کی ذات مین بالقوہ یا بالفعل نہین ہی اور کون ایسی صفت ہی جو اوسکے وجود باجود مین مستتر نہین ہی قوت فاعلہ بھی اور منفعلہ بھی اور قابضہ بھی ہی اور باسطہ بھی اوسمین ہمت اور فراخ حوصلگی بھی ہی اوسمین بخل اور دنائت بھی ہی وہ مجموعہ صفات متضادہ پایا جاتا ہی کہ اوسکی عبودیت مین آزادی دیکھی جاتی ہی اور آزادی اوسکی عبودیت کا نتیجہ پیدا کرتی ہی پس قول قائل کا (کہ فطرت انسان کی مقتضی آزادی ہی اور غلامی آزادی حقوق کی باطل کرنے والی شئی ہی وہ دو نقیض ایک انسان مین سما نہین سکتی) محض خرافات ہی اور بالکل واہیات ❊

(قائل سے مراد سید احمد خان دہلوی [illegible])

غلامی خواہ یون کہو کہ تا بعداری انسان کی آزادی اضافی کے ساتھہ ایک قدرتی صفت ہی جو اوسکے

آب و گل مین خمیر ہوئی ہو حبشیون سے لیکر ترتیب یافتہ تک اور فقیر سے لیکر سلطان تک اور بچہ سے لیکر بوڑھون تک اور بادشاہ سے لیکر مملوک تک کسیکو آزاد مطلق نپاؤ گے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَّسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ حدیث ابن عمر مین جو آیا ہی بالکل مطابق فطرت انسانی ہی مجکو اگر یہ خوف نہوتا کہ صفت آزادی کی نہ تسلیم کرنے سے انسان کی جامعیت مین نقصان آتا ہی تو مین بہت کشادہ پیشانی سے کہتا کہ کسی قسم کی آزادی انسان کو حاصل نہین ہی ؛

آزادی مطلقہ صفت خاص پروردگار کی ہی جیسا خود فرماتا ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اسمین کوئی مخلوق اوسکا شریک نہین ہی کیا وہ انسان کو اپنا شریک پیدا کر کے خوش ہوتا لَا وَاللّٰہِ یَا اللّٰہُ اَنْتَ اللّٰہُ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

مگر ہان انسان مین ایک اُمنگ آزادی کی ضرور تھی اس لیے تقدیر الٰہی نے چاہا کہ یہ مواد اوچھلنے نپاوے باطن مین تو قواے ملکی اوسکے مقابل رکھے اور ظاہر کے واسطے یہ تجویز کی کہ اوسپر ایک سردار مقرر ہو پس اشتہار دیا گیا کہ کون عہدہ خلافت اختیار کریگا کائنات مین کسی نے اس عہدے کو قبول نکیا اور اوسکی فتنون کو سوچ سمجھ کے سب چپ ہو رہے تب انسان نے کہا کہ مین اپنا آپ حاکم ہونگا بلکہ تمام مخلوقات پر حکمرانی کرونگا حق سبحانہ تعالی نے درخواست اوسکی منظور فرمائی اور کہا یہی حجت تمھاری ثواب عقاب کی ہوگی فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا لِّیُعَذِّبَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور یہی سنت تم مین قائم رہیگی اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مانگوگے تو پاؤگے ؛

اس قضیے کے بعد جب خاکہ آدم کا طیار ہوا تو اوسکی اولاد کی پشت مین جو ذریات تھی اونسے

حلف معمولی اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی کا لیکر اور خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ کا پہنا کر فرمایا

کہ اپنے اپنے وقت پر تمہارا ظہور ہوگا مگر وصیت ہماری تم سے یہی ہے کہ کمال عبودیت تمہارا اسی میں ہے

کہ تم اپنے شاہنشاہ یعنی اوس ایک ہستی مقدس کو بزرگ و محترم اور اوسکے روبرو اپنے آپکو عاجز اور

ذلیل سمجھتے رہو اور فرمان برداری کرتے رہو اگر تم خطاؤن مین مبتلا ہو جاؤگے تو مین اگر چاہونگا

بخشدونگا مگر ایک جرم بغاوت جو میرے رتبہ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہے نہ بخشونگا اِنَّ اللّٰہَ

لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ

اور بغاوت کچھہ یہی نہین ہے کہ اپنے آپ کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو اور دوسرونکا

تذلل اپنے واسطے پسند کرو بلکہ اگر خود بھی کسی اور کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو

اور اپنا تذلل دوسرے کے سامنے ظاہر کروگے تو بھی بغاوت سمجھی جائیگی مگر افسوس کہ اولاد آدم نے

اوس حلف و وصیت کا کچھہ لحاظ نکیا اور وہی بغاوت و نافرمانی کی جو کرنا نہ تھا تب خدا کی طرف سے

رسول مع نشانیون کے بغرض تفہیم و افہام بنی آدم کے پیہم بھیجے گئے جیسا کہ خود فرماتا ہے

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَھُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ؕ

لیکن کچھہ اس سے فائدہ معتدبہ نہوا آخر غیرت الٰہی و جبروت شاہنشاہی نے کہا کہ ہو اب مین

تمکو ایک سلطنت کے سپرد کرتا ہون جو میرے نام سے پکارے جائینگے ؕ

کَمَا نُقِلَ عَنْ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْاِنْجِیْلِ مَرْقُسْ فِیْ بَابِ الثَّانِیْ عَشَرَ وَھٰکَذَا

عبارتہ پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے

چارون طرف گھیرا اور کولھو کی جگہہ کھودی اور ایک برج بنایا اور اوسے باغبانون کے سپرد

کرکے پردیس گیا پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانون سے

انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھہ لے اونھون نے اوسے پکڑکے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا او

دوبارہ ایک اور نوکر کو اون پاس بھیجا اونھوں نے اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے
حرمت کرکے پھیر بھیجا پھر اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھوں نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو
اونمیں سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوسکا پیارا تھا آخر کو
اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہکے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے لیکن اون باغبانون
نے آپسمین کہا یہ وارث ہے آؤ ہم اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جائیگی اور اونھون نے
اوسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ
آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورونکو دیگا کیا تمنے یہ نوشتہ نہیں پڑھا
کہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سر ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری
نظرون مین عجیب ہے ؛

اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہے اسقدر اور زیادہ ہے کہ حضرت عیسی فرماتے ہین
اسلیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاوے گی اور ایک قوم کو
جو اوسکے میوہ لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گرے اوسکو پیس ڈالیگا
اور یہی مضمون انجیل لوقا کے باب ۲۰ درس ۹ سے ۱۸ تک مین ہے اور ۱۱۸ زبور مین اسی
مضمون کو یون بیان کیا ہے درس ۲۱ مین تیری حمد و ثنا کرونگا کہ تونے میری سن لی اور میری
نجات ہوا ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سر ہو گیا ہے ۲۳ یہ خداوند سے ہوا جو
ہماری نظرون مین عجیب ہے ۲۴ خداوند نے یہ دن مقرر کیا ہم تو اسمین خوشی کرینگے اور شادمان
ہونگے ۲۵ ای خداوند مین منت کرتا ہون نجات بخش ای خداوند مین منت کرتا ہون کامیابی
بخش ۲۶ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے ہم خداوند کے گھر مین سے تمکو
مبارکباد دیتے ہین ؛

بلاوُنڈا کرنے والونکو کہ پکارین ہوشیار ہو آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی ؛

انجیل متی باب ۳ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ ان دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان مین ظاہر ہوکے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی اور اوسی انجیل کے باب ۴ درس ۱۷ مین ہی اوسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردونکو یہ دعا سکھائی انجیل لوقا باب ۱۱ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری پادشاہت آوے تیری مراد جیسے آسمان پر زمین پر بھی بر آوے ؛

اور اوسکا دستور العمل مین جو بھیجونگا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ اوسکا سردار یہ جہان کا سردار ہوگا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستے سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائیگا گناہ سے اسلیے کہ وے مجھپر ایمان نہین لائے راستے سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون عدالت سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ؛

اوس سردار کی حرکات و سکنات کیا دینی کیا دنیاوی ایسی خوبصورت اور موزون ہونگی کہ جو دیکھیگا وسنیگا بشوق تمام چلا اوٹھیگا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؛

اوس سلطنت کا اول کام یہ ہوگا کہ وہ ایک عدالت باغیون کے حق مین مقرر کریگی جیسا کہ کتاب اشعیا نبی کے باب ۴۲ مین ارشاد ہوا ہی وَهٰكَذَا عِبَارَتُهٗ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی مینے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرائیگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنی آواز بازارون مین سناویگا وہ مسلے ہوئے

۵ یہ آیت سیپارہ بست و یکم سورہ احزاب مین ہی ترجمہ اسکا یہ ہی کہ تمکو سیکھنی رسول کی چال ۱۲

سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دھکتے ہوے پتے کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اوسکا
زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک کہ راستی کو زمین پر قائم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی
راہ تکین خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اونھین تانتا جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے
نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگونکو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون
فرمایا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بندھون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قید خانے سے چھوڑاوے
یہواہ مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسرونکو ندونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہوتی
کھودی ہوئی مورتون کے لیے ہونے ندونگا دیکھو تو سابق پیشین گوئیان برآئین اور مین نئی
باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک نیا
گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکے باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے سلع کی بستی والے ایک گیت گائینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے خداوند ایک بہادر کے مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے
دشمنون پر بہادری کریگا مین بہت مدتسے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب مین
اوس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈھی سانس بھی
لونگا مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کر ڈالونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی
ندیان بستی کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سوکھاؤنگا اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسے

وہ نہیں جانتے سچاؤنگا مین اونھین اوس رستون پر جنسے وہ آگاہ نہین سے چلاؤنگا مین اونکے آگے
تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگھونکو میدان کرونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونھین ترک نہ کرونگا
جو بجبر و تبلیغ احکام اطاعت وبندگی قبول کرینگے وہ آزاد کیے جاینگے یعنی سوا سے احکام شریعت کے
اور کسی امر مین وہ سلطنت کے کبھی محکوم نہونگے اور آخرت مین بخشے جاینگے اور جو مقابلہ کرینگے وہ
قتل ہونگے یا قید ہو کر مثل رعایا سے پادشاہان زمان ہر قسم کی اطاعت پر مجبور کیے جاینگے اور اونکی
جایداد ضبط ہو کر تتر بتر کر دی جائیگی یا جلا وطن کیے جاینگے اسواسطے کہ تفہیم و افہام
وضلالت ممیز ہوگی تو پھر سزا دینا کچھہ زبردستی نہیں ہے کما قال اللہ تعالی لا اکراہ فی
الدین قد تبین الرشد من الغی ٭

اور یہ سلطنت ضعف یا قوت سے اوس وقت تک قائم رہیگی جب تک لوگ خدا کو بالکل بھول نہ جاینگے ٭

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ
اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ
اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ
اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتّٰی يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ٭

اور وہ سلطنت محسود تمام سلطنتون کی ہوگی اوسکا طریقہ معاشرت وداد رسانی سب سے نرالا ہوگا
چنانچہ اوسکی الہامی باتون مین سے کچھہ اس مقام پر ہم اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ دیگر سلطنتون کے اصول کے
مقابلہ کرکے دریافت کیا جاے کہ جو سلطنتین تمام عیبون سے پاک ہین اور اونکو سلطنت آسمانی ہونیکا دعوی ہے
انھین بھی باوصف ترقیم ونظر ثانی کے اتفاقا ایسی الہامی باتین موجود ہین جس سے یقین کیے سکتے ہین کہ سلطنت آسمانی کے سچے آثار انھین نہین ہین

اوّل اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص توحید اور خداوند کے نام کی عزت بجالانا اور اوسکا نام ہر پستی و
بلندی پر تعظیم و توحید کے ساتھہ پکارا جانا ⁂

اس قاعدے کا نشان سلطنت دنیاوی مین پایا نہین جاتا عزت نام خدا اور اعلاء
کلمۃ اللہ اور خالص کرنا توحید کا تو درکنار جہان تک اس سے کوئی بچ سکتا ہے اوس سلطنت
مین نہ فقط شایستہ اور تربیت یافتہ و غیر متعصب بلکہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہے اور یہ عذر (کہ ان
تعلقات کو ہم دل سے برتتے ہین اور دل کا برتنا ظاہر سے افضل و اعلی ہے) قابل لحاظ نہین
ہے اسواسطے کہ تمام عقلا نے تسلیم کر لیا ہے کہ قلبی معاملات کی تصدیق و تکذیب انسانکے
افعال و اقوال سے ہوتی ہے حتی کہ دیکھنے والے دلی ارادہ انسان پر بذریعہ اوسکی
حرکات و سکنات کے مطلع ہو جاتے ہین مثلاً غصے کی حالت مین چہرہ سرخ ہو جانا اور
زبان سے برا بھلا کہنا اور خشمگین آنکھ سے دیکھنا اور پاؤن سے چلکر ہاتھ سے مارنا
یہ سب آثار ثبوت غصے کے ہین پس فرمایئے کس نے اپنا خون اوسکے واسطے بحل و
مباح کر دیا ہے کس کے قلب مین تعمیل احکام الہی کا شوق ہے کون اوس گستاخ کو جو اوسکے
رتبہ شہنشاہی کو گھٹاتا ہے سزا دیتا ہے کون سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے خدا
کا نام لیتا ہے کسکی کتاب کے آغاز پر خدائے مقدس کا نام لکھا ہوتا ہے کون
لڑکون کو آغاز سبق مین خدا کا نام پڑھاتا ہے کون کھانے پینے مین خدا
کو یاد کیا کرتا ہے غرض اگر دلمین کچھہ بھی عظمت اس نام کی ہوتی تو ظاہر مین
کچھہ کچھہ اثر ہوتا یہ سچ ہے کہ آدمی کے جوارح سے وہی صادر ہوتا ہے
جو دل کے خزانے مین ہوتا ہے کما نقل عن عیسی علیہ السلام فی الانجیل
متی باب ۱۲ ورس ۳۴ اے سانپون کے بچو تم برے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ

جو دل مین بھرا ہی سو ہی مونہہ پہ آتا ہی ۔ کیونکہ تو اپنی ہی باتون سے گنہگار گنا جائیگا اور اپنی ہی باتون سے گنہگار ٹھہریگا فقط اور اسی مطابق قول کسی شاعر کا بھی ہی ع سے تراود و عند ہمی

انچہ در آوند دل ست ؛

قاعدہ دوم

دوم خدا پر بھروسا کرنا اوسی کی عبادت کرنا اوسی سے مدد مانگنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرنا ؛ اس قاعدے سے تمام سلطنت دنیاوی کو اختلاف ہی ؛

قاعدہ سوم

سوم بادشاہان روی زمین بموجب قواعد مقررہ کے اگر اوسکی شاہنشاہی کی عزت و توقیر بجا لاوینگے تو منصب خلافت و دیسرائی پر بحال رہینگے ورنہ معزول کیے جائینگے ملک الاملاک بعد از ین اوسکا لقب ہوگا اور یہ اسم البغض اسکا شمار کیا جاویگا ؛

قاعدہ چہارم

سلطنت دنیاوی مین ہر ایک کو ملک الاملاک کہلانیکا شوق ہوتا ہی اور اوسکو یہ انہین بھاتے ؛
چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزا سے موت دینا یا اسیر کرنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلا وطن کرنا یا اونکو زچ کرنا یا اونکو چھوڑ دینا اس قاعدے سے اور سلطنتون کو بھی اتفاق ہی وہ بھی اپنے باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری سزا سے موت دینا یا اسیر و جلا وطن کرنا اور اونکا مال لوٹنا اور اونکی حشمت خاک مین ملانا یا اونکو زچ کرنا واجب بلکہ باعث بقاے سلطنت جانتے ہین فرق اگر ہی تو یا تعریف و وسعت جرم مین یا طریق سلوک اور معافی سزا مین آسمانی سلطنت کی حکومت محدود نہین ہی جو خدا کا ملک ہی وہ اوسکے نائب کا دار الحکومت ہی اور جو وہان کے باشندے ہین وہ رعایا ہین جو بموجب قواعد مقررہ بالا کے خدا کی نافرمانی کرتا ہی وہ باغی تصور ہوتا ہی بغاوت صرف قول و فعل سے اوسکی تعریف کے بموجب لائق سزا تصور کی جاتی ہی امور قلبی سے مواخذہ نہین کیا جاتا بحالت گرفتاری مجرمونکو سزا سے موت دیجاتی ہی یا یہ سزا دیجاتی ہی کہ اونکو جو خداے پاک کی خالص عبودیت سے گریز تھا تو وہ

ہر قسم کی عبدیت پر مجبور کیے جاتے ہین با اینہمہ اونکی خورد و پرداخت مین فرق نہین آتا اور
چونکہ یہ سلطنت جمہوری ہوتی ہے تو ہر ایک رکن سلطنت بطور خود اونکی کفالت کرتا ہے اونکے
رہنے کا کوئی مکان معین نہین ہوتا اور کھلے بندون رہتے ہین اوس سلطنت کے تربیت یافتہ
جو لوگ ہین اونکو اپنی اولاد کے برابر رکھتے ہین اور اونکو غلام جسکے معنی ولد کے ہین کہتے ہین
اور اونکی آزادی کی ہمیشہ فکر کیا کرتی ہے خصوصًا اون غلامون کی جو بغاوت سے تائب ہو گئے ہین
اور جن کو سزا کے جلاے وطنی دیتے ہین اونکو اختیار دیتے ہین کہ اپنے مال و دولت و زن
و فرزند کے ساتھ جہان چاہین چلے جائین اور دنیاوی سلطنت محمود و اوسی جسپر رشک کے ہین
ہوتی ہے جس پر اوسنے کسی طور پر قبضہ حاصل کر لیا ہے اون مین سے بعض سلطنتون کے
مقننین نے جرم بغاوت کو ایسا وسیع کر دیا ہے کہ ہر شخص بمجرد خیال بداندیشی سے اوسکا مجرم
قرار پا کر سزا لے اسیری جسکو درحقیقت غلامی کہنا ممکن ہے پا سکتا ہے یہ سزا اون تکلیفات
کے ساتھ جو ہوتی ہے ایسی سخت ہے جو پیمانہ گناہ مین سما نہین سکتی کاش اگر اسیقدر
سزا ہوتی کہ جبل اطاعت سے انحراف ثابت کیا گیا تھا اوسی پر برائے چندے مجبور
کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن مشکل تو یہ ہے کہ گناہ موقت کے واسطے سزاے مادام
حیات یا قریب قریب اوسکے دی جاتی ہے اور اوسپر سلوک یہ ہے کہ کمل کی ٹوپی
دری کا کرتہ پاؤن مین زنجیر نہ حاجت بشری اپنی احتیاج کے موافق نہ فرائض
مذہبی اپنے دستورات اور اوقات پر ادا کرنے پاتے ہین نہ نکاح نہ ملاقات
دوست و آشنا و عزیز و اقارب کی کر سکتے ہین نہ اپنی خود مختاری سے کسی
جگہ نشست و برخاست کے مجاز ہین کھانے کو وہی بھس چھٹا آٹا جو مٹی کا
بغیر چھنا ہوا جسکو کوئی غریب آدمی بھی کسی درجے کا نہ کھا سکے نہ پانی ٹھنڈا نہ خانہ نہ بستر سونے کا

مٹی کاٹنا یا سرکار کیواسطے کوئی اور حرفہ اور پیشہ کرنا اور بامید خلاص ہر ایک کا مونہہ تاکنا پھر ناامیدی و یاس سے رو دینا یا اپنیان یا خویش و اقاربون و فرزند کی حالت مفارقت کی بلبلاہٹ یاد کرنا اور آہ کر کے رہجانا لذائذ دنیاوی سے بالکل محروم نہ کبھی چھوٹنے کی امید نہ موت کا وقت معلوم اور وسپر غضب یہ ہر کہ اگر کوئی انسان بمقتضائے انسانیت کچھہ اونسے ساوک کرنیکا ارادہ کرے تو یہی حال اوسکا بھی ہو اور اون بیچارے کو ایک اور طبقے مین جسکو قید تنہائی کہتے ہین جانا پڑے وہان کے تکلیفات و شدائد اللہم احفظنا اور متنرادا و سپر ہہند کرکے سر سے تازیانہ دینا اور جہان قیدیون سے بھیک منگوانیکا دستور ہے وہ اور مصیبت ہے اور سزا سے جلا وطنی بدتر کی ہے کہ مجرم کو ایک جزیرۂ غیر آباد مین بند کردیتے ہین جہان تمام عمر رونا اور غم کھانا اور آنسو پینے کے سوا دوسری نعمت نہین ہے ؛

افسوس کا مقام ہے کہ منشاء گورنمنٹ نیک نظر انصاف سے پیچوں معاشرت و خوش اخلاقی و مراعات نوع انسان کے ساتھہ کرنیکا تھا نتیجہ جرمون کے پردہ مین ایسا چھپ گیا ہے کہ جب انعدام رسم غلامی کی اور سلطنتون سے تحریک کی جاتی ہے تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اونکی زبان سے اپنی بدخلاقیوں پر مطلع ہوے تو کیا کچھہ ندامت ہوگی اسواسطے کہ غلامی تو اسی وجہ سے مذموم سمجھی جاتی ہے کہ وہ آزاد نہین خیال کی جاتی اور اونکے مالک اونسے بدسلوکیان کرتے ہین تو یہ امر کیا قیدیون مین نہین پایا جاتا ہان بلکہ اوس سے سو حصہ زیادہ اور غلامون کو تو ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی وقت تک کے وارث ہوجائین یا مالک اونکو بڑے رتبے پر پہونچا دے جیسے میان الماس کا قصہ مگر ہمنے آج تک کسی قیدی کو بارکین کا انگرکھا بھی پہنے اور پھل پھلاری کھاتے نہین دیکھا کیا انکے نقصان اوپر ہمارا خیال ہے کہ تھارا سمجھنے کی حالت مثل غلامون کے ہونیکے لائق نہین ہے اور کیا وہ کسی ایک فعل نامحمود سے ہمیشہ کے لیے مستحق ایسی سزا کے ہوگی جو بہائم کی بھی نہونا چاہیے ؛

غرض غلامی اور قید دونون اونکے جرم کا نتیجہ ہے پھر اونکے نام اپنی اصطلاح اور زبان مین

جدا جدا رکھ لیے ہین مثلاً جس مجرم سے یہ اقرار ہو جاتا ہے کہ اسقدر روپیہ اگر وہ دیگا تو آزاد ہو جائیگا آسمانی سلطنت والے اوسکو غلام مکاتب کہتے ہین اور دنیاوی سلطنت مین قید عوض جرمانہ نام رکھا جاتا ہے اسیطرح دائم الحبس قیدی یا دہ میعادی گویا غلام مطلق کے ہین بعض بعض حالتو مین کچھ فرق ہوگیا ہے تب بھی نتیجہ دونو کا ایک ہی نکلتا ہے مثلاً اسیران جنگ کی عورتین بتحت و تصرف اسیر کنندگان کے رہتی ہین اور قیدیان زیادہ میعاد کی اکثر حالت زناکاری مین بسر کرتی ہین اونکے بچے کی کفالت کسی ایک شخص سے ہو جاتی ہے انکے بچے دربدر مارے پھرتے ہین نہ سرکار اونکو پوچھتی ہے نہ کوئی دوسرا غمخوار اونکی دلداری کرتا ہے اگر غلامون کی نسل زیر نگاہ مالک رہتی ہے تو نسل معیان سلطنت کی بھی زیر حراست گورنمنٹ کے ہمیشہ رہتی ہے وہ ایسے خود مختار نہین ہونے پاتے کہ جہان چاہین رہین جہان چاہین جائین ؛

پنجم عہدہ خلافت کسیکا حق موروثی نہ سمجھنا بلکہ ایک دوسرے پر منتقل کرتے رہنا ؛

یہ قاعدہ دنیاوی سلطنت کے بالکل برخلاف ہے جو کچھ وہ کرتے ہین یا اپنے یا اپنی اولاد کے واسطے بخلاف محض خدا کیواسطے کچھ نہین کرتے ؛

ششم خلیفہ کو محکوم شریعت رہنا آزاد و خود مختار نہونا نہ کوئی دربان و حاجب و ترک و احتشام رکھنا و نہ کسی کو بغیر وجہی سزا دینا نہ کسیکا دوست نہ کسیکا دشمن محض اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت و الفت و محبت مخلوق سے کیا کرنا اوسکی اہانت اوسکا قتل ذاتی معاملے مین قتل اہانت و قتل احد من الناس کی سمجھنا کوئی امتیاز و تفوق نشست و برخاست و مکان و لباس طعام و سواری و تواضع و تعظیم مین اوسکو نہونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے واسطے اوٹھنا لوگونکا پسند نکرتے تھے ہمیشہ اوٹھنے کو منع کیا کرتے تھے قصہ قتل خلیفہ عثمان رض و عمر رض و علی رض رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک مشہور قصہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اونکے قتل و اہانت کا کچھ بڑا انتقام نہین لیا گیا اور خلیفہ عثمان رض محض بہ تبعیت شریعت باوصف قدرت اپنے مخالفون کا تشنہ خون ہونے اور انپر

خاصیت پنجم [?]

خاصیت ششم [?]

گذرا جو گذرا خلفا اظہار عبودیت اپنا فخر سمجھتے تھے حتیٰ کہ اون اوقات مین کہ لوگ آسایش و آرام مین ہوتے تھے وہ بیچارے اپنی جماعت کو لیئے ہوئے شاہنشاہ کے روبرو بخشوع و خضوع باوضاع مختلف جو انسان کے بیٹھنے واوٹھنے سے مراد ہی بلا قید بچھانے فرش کے زمین یا گھاس پر اپنا تذلل اور اوسکی عظمت ظاہر کرتے تھے یہ عمدہ فرض اونسے پنج وقتہ علی رؤس الاشہاد ادا ہوتا تھا اور اونکی پیشانیان خاک آلودہ رہا کرتی تھین اور وہ شرم نکرتے تھے بلکہ قولاً و فعلاً بے رغبتی دنیا سے ظاہر کیا کرتے تھے اچھے کھانے پینے اور بیجا حکومت و شیخی سے اونکو مطلب تھا اور یہ فعل اونکا الہامی واختیاری تھا نہ اضطراری اور مکاری سے ؛

ہفتم اوسکو فوج سرکاری سمجھنا جو محض خدا کے واسطے جان و مال سے حاضر ہے اور اونکو ضبطی جائداد باغیان اور سپاہیان سے حصہ دنیا اور اونکو شریک سلطنت تصور کرنا وہ لوگ آپس مین رحیم اور مخالفون پر سخت و شجاع ہونگے وہ خدا و رسولؐ خدا کے دوست اور خدا و رسول خدا اونکا دوست ہوگا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرینگے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛

یہ دونون قاعدے سلطنت دنیاوی کے تمامتر خلاف ہین ؛

ہشتم مالدارون سے جزو قلیل بطور زکاۃ یا جزیہ یا عشر یا خراج بآسانی لیکر فقرا و مستحقین پر بلا لحاظ قوم و ملت صرف کرنا یا اوس سے سامان حرب و ضرب مہیا کرنا یا تنخواہ و اجرت عمال و کار رفاہ عام مین خرچ کرنا ؛

اس قاعدے سے نہ بالکل اتفاق ہی نہ بالکل اختلاف یعنی دنیاوی سلطنتون مین بھی محصول

لیا جاتا ہی بلکہ اسطرحسے کہ کام کام پر رسوم و فیس اور بسوہ بسوہ اراضی پر مالگذاری
اور ابواب اور تھوڑی تھوڑی آمدنیون پر ٹکس اور خفیف خفیف باتون مین جرمانہ
اور دواب و آرایہ اور سڑک اور ندیون پر چلنے کا محصول اور امور رفاہ عام
کا خرچ یہ سب بلکہ اور بہت کچھہ رعایا کو دینا پڑتا ہی اوس کا حصہ کلان تنخواہون
مین اہل یورپ کے صرف ہوتا ہی یا اون کامون مین جس مین اوسی قوم کے لوگ
متمتع ہو سکتے ہین ہندوستانیون کی یادا ایسی جود و بخشش کے وقت پر نہین ہوتی
گو وہ کسی طرح کے حاجتمند اور کسی خاندان اور صفت مین مشہور ہون یہ ایک بات
ہندوستانیون کی خاطر شکنی کی ایسی ہی جس سے اون کو اس اظہار کا موقع ملا ہی
کہ ہماری کمائیون مین گورنمنٹ شاد و ناشاد حصہ لگا لیتی ہی اور ہمکو یاد
نہین فرماتی ہم کہتے ہین کہ دانائی و ہوشیاری و خوش‌عملی و ایمانداری
اور زیادہ اور اچھا کام کرنے کے سبب سے یہ ترقی اور تنزل نہین ہی بلکہ
یہ دنیاوی و آسمانی انتظامات کا فرق دنیا کو ایسی منصفت اور
فیاض گورنمنٹ کے عہد مین دکھلایا گیا ہی فَاعْتَبِرُوا
یَا اُولِی الْاَبْصَارِ ؛

ششم خونریزی محض خدا کے واسطے جائز اور ملک بڑھانے و خزانہ
جمع کرنے کے لیے ناجائز ہوتا ؛

سلطنت دنیاوی اس قاعدے کے بالکل برخلاف ہی اوس مین
خدا کے کامون مین نہ جان لیتے ہین نہ دیتے ہین بلکہ جو شخص جہان تک اوس
سے بچتا ہی اور نفرت طبع اپنی ظاہر کرتا ہی وہ تربیت یافتہ

وشایستہ ومہذب فلسفی کہلاتا ہی مگر افزونی ملک و دولت کے واسطے جان لیتے بھی ہین اور دیتے بھی ہین ؛

وَ هٰذَا الشَّيْءُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اور جان لینے کے طریقے چند در چند ہین از انجملہ یہ ہو کہا دیپا سا مجبورانہ بعوض چند درہم و دینار رعیتگی کے گورنمنٹ سے عہد کرتا ہی کہ اوسکی تمام اغراض دنیاوی ہین تا اوسے رعیتگی وہ شریک رہیگا حتی کہ لڑائیون مین جان تک دیگا فرمان برداری و اقرار سے انحراف نکریگا تب وہ گورا سپاہی بنایا جاتا ہی اور تمام مخطور مقامون پر اوس سے کام لیا جاتا ہی اب کون کہے کہ اگر جان لینا صرف اوسکی رضامندی پر جائز و موقوف ہی تو اقدام خودکشی کیون جرم قرار دیا گیا ہی زیادہ ہنسی تو یہ آتی ہی کہ آزادی کا گروہ ہونا تو جائز معاہدون سے سمجھا جاتا ہی او بیچ ہونا ناجائز یا ایک عضو انسان یعنی مقام مخصوص عورت کا بیچ ہونا جائز اور تمام اعضا کا ناجائز سمجھا جاتا ہی حالانکہ حال سب کا ایک ہی یہ دو اختلافات اصولی ہین جس سے سلطنت آسمانی بالکل پاک و صاف ہی کما قال اللّٰه تعالٰی اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؛

دہم عذر و نقض عہد کا جائز نہونا ؛

اس قاعدہ سے تمام عالم کو اتفاق ہی ؛

یازدہم تفصیہ حق اللہ و حق عباد ایک طور پر کرنا اون جرائم کی سزا تجویز کرنا جسکی شہرت عقلاً و نقلاً عام ہو اپنی عقل و فکر سے ہر روز جرم نگڑھانہ بنانا ؛

یہ قاعدہ بھی سلطنت دنیاوی کے بالکل برخلاف ہی حق اللہ مین کچھ دست اندازی نہین کرتے مگر حقوق سلطنت پر جو اونکے مقرر کیے ہوئے ہین نگہداشت کلی رکھتے ہین اور تصفیہ حق عباد

اپنے قواعد کی رعایت سے کرتے ہین ہمیشہ نئے نئے جرم اور نئی نئی میعاد سماعت مقدمات کی
بنا ڈالتے بدون اس بات کے کہ تمام قلمرو کے آدمی اوس سے اوسیطرح واقف ہین جیسا منشا واضع
آئین و قانون کا ہی اوسکو دخل دیتے ہین اگر اونہین سے پوچھو کہ تمام ملکی آدمی تمہارے اون جرائم مخترعہ
اور اونکی تعریفات و مستثنیات اور قواعد انصاف سے کیا واقف ہین بلکہ تمکو خود بھی یاد ہی تو شاید
کہین کہین نہین پھر ایسے قواعد سے انصاف کرنا اور ایسے جرائم کی سزا دینا کون انصاف ہی اسوقت
قوانین و ایکٹ و نظائر و سرکلرات و رزولیوشن و کنسٹرکشن و میمورنڈم و دستور العمل وغیرہ اس کثرت سے ملک
مین موجود اور ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے مین دو چار ہمیشہ آتے جاتے ہین کہ اگر کوئی ہوشیار تمام کاروبار دینی
و دنیاوی سے معطل ہو کر صرف اوسیکو دیکھا اور سنا اور سمجھا کرے تب بھی ممکن نہین ہی کہ تمامی اصول و فروع سے
تمام عمر مین اوسکی واقفیت پیدا کرے کہ حفاظت جان و مال کی کر سکے پھر اونکے حال پر کیون نہ افسوس
کیا جاوے جو نہ خود لکھ سکتے ہین نہ پڑھ سکتے ہین تمام اوقات اونکی پیٹ کے دھندے مین صرف
ہوتی ہی کسوقت وہ اپنا کام اور کسوقت آرام اور کسوقت قانون سیکھین وہ کیا جانین کہ قانون مختص الامر
کیا ہی اور مختص المقام کون بڑا ہی اور کون قانون و ایکٹ فی الحال کہان جاری ہی اور کہان نہین
جاری ہی اور کون بالکل و کسکی کون دفعہ منسوخ ہی اور کون کب جاری ہوگا اور کون نہین غرض
جسکی دریافت کی اونکو قدرت نہین ہی اور نہ کبھی ہو سکتی ہی اوس بنا پر اونکے حالات و معاملات
شبانہ روز کو جانچنا اور نتیجہ بھلائی و برائی کا اوس سے اونکے حق مین پیدا کرنا یہ کیا ہی؛

دوازدہم مظلوم کی اعانت کرنا؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بڑی طوالت سے بایں شرط ہوتا ہی کہ اول مستغیث
کامل طور پر گورنمنٹ کی اغراض زرین مین شریک ہو اور حسب منشا مانگی فیس ادا کرے فرضًا اگر تین ہزار کا
کاغذ لینا دستور ہی تو وہ ہزار نو سو ننانوے پندرہ آنے کا نہ لیا جاویگا اور اوسی ایک آنے کے

اصول دوازدہم

افسوس میں اوس بیچارے کی دادرسی ملتوی رکھینگے ؀

دوم ایک کاغذ پر تمام واقعات لکھے اگر اون واقعات کے متعلق کوئی بحث قانون کی پیش ہوگی تو پھر مقدمہ چوزنگ ہو جاتا ہے کوئی اپنی تلوار آزماتا ہے کوئی بندوق خالی کرتا ہے کوئی اپنے دست و بازو کی قوت دکھلاتا ہے حکام اسی کھیل و کود و تفنن طبع میں ہوتے ہیں کہ مستغیث کا کام تمام ہو جاتا ہے ؀

سوم اگر ان دونوں کاموں سے کسی طرح نجات ملی اور قضارا دستاویز اشٹامپ ناقص القیمت پر نکلی تو اور لینے کے دینے پڑ گئے مخالف اوسکے قید ہونے کی راہ تکتے ہیں اور وہ دست بستہ گوشہ تک جرمانہ اوا کر کے چھوٹ آنے کو غنیمت سمجھتے ہیں وہ بیچارہ عجیب کشمکش میں ہوتا ہے اور دعائیں کرتا ہے کہ اے خدا اس مرتبہ تو مجھے عدالت کے ضغطہ سے بچا لے آیندہ میں کبھی یہ رستہ نہ چلونگا ؀

پس اس قاعدے کی شکل ان اسباب سے اب یوں ہوگئی ؀

مظلوم کو اعانت گورنمنٹ کی خریدکرکے لینا

فائدہ سیزدہم

سیزدہم مشورے کو پسند کرنا ؀

اس قاعدے کے استحسان کے تمام عقلا قائل ہیں ؀

فائدہ چہاردہم

چہاردہم خیر خواہی رعایا محض اونکے فائدے کے لیے کرنا ؀

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی میں بھی ہوتا ہے مگر بجائے اونکے فائدے کے اپنا فائدہ ملحوظ رہتا ہے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اون پر احسان کیجیے اور اپنا فرض جو خالق کی طرف سے اونکی پرورش و نگہبانی کا ہے ادا کیجیے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ اونکو ذرا پالی دیجیے اور مکروہات سے بچائیے پھر اون سے کچھ حاصل کیجیے ؀

فائدہ پانزدہم

پانزدہم رعایا کی فلاح کے واسطے اس کی کوشش کرنا ؀

اس قاعدے کے استحسان کا تمام عالم قائل ہے سلطنت دنیاوی بھی بہت کوشش کرتی ہے مگر اکثر بے فائدہ وطول ہوگی ہے سلطنت آسمانی کے جو عمدہ اصول سیاسیہ ہیں وہ قابل عمل کرنے کے ہیں تصریح اوسکی کتب میں موجود ہے ہم اگر لکھیں تو ایک کتاب ہو جاوے اور اصل مطلب رہجاوے ۞

شانزدہم [١٦] منع اور استعمال پارچہ ریشمی وظروف وزیور نقرئی وطلائی بلکہ ہر قسم کے تکلفات سے جسمیں شائبہ ریا وعجب وتن آسانی وشکم پروری وطمع وحسد وبغض کا پایا جاوے احتراز کرنا ۞

ہفدہم [١٧] سخت گذران وزہد وجفاکشی وبے تکلفی کی عادت کرنا ۞

ہیجدہم [١٨] عزت صبر وشجاعت ونیک نیتی ووفاے عہد وتوکل سے حاصل کرنا ۞

نوزدہم [١٩] دنیا سے بقدر ضرورت تعلق رکھنا اوس سے محبت نکرنا اور اوسمیں مبتلا نہونا ۞

یہ سب امور طریقۂ معاشرت سلطنت دنیاوی کے برخلاف ہیں ۞

اور اوسکا قانون نجات تمام ادیان کے قانون نجات سے بہتر اور آسان تر اور قریب القیاس ہوگا اوسکو بھی ہم ایک تمہید کے ساتھ اس مقام پر کچھ بیان کرتے ہیں ۞

واضح رہے کہ یہود منتظر تھے کہ ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا جو توریت کے اون سخت احکاموں کی تلافی کریگا جنکی تعمیل اونپر مشکل تھی جب عیسی علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ احکام الٰہی دل سے تعلق رکھتے ہیں اور دل مصدر گناہ ہے اوسمیں جو خیالات اور خواہشیں پیدا ہوتی ہیں احکام الٰہی اون سب کی بازپرس کرتے ہیں اور میں شریعت موسوی کو تکمیل کرنے آیا ہوں اور تمام اون شناعتوں کو جنکا ذکر انجیل متی کے باب پنجم میں ہے بخوبی سمجھے تو بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ وہ مثل ہے کہ روزہ چھوڑانے گئے تراویح اور گلے پڑی یا تو ہمکو توریت کے سخت احکاموں کے عوض آسانی کی امید تھی یا خطرات قلب کا مواخذہ اور مستزاد ہو گیا مثلاً توریت میں خون کرنے پر سزا ہوتی تھی اب یہ اور بڑھ گیا کہ جو کوئی کسی پر بے سبب غضبناک ہوگا یا احمق یا واہی کسیکو کہیگا جہنم میں ڈالا جائیگا

بازانی بعد وقوع فعل زانی قرار پاکر مطابق حکم توریت کے لائق سزا تھا لیکن اب جو کوئی کسی عورت کو
بنظر شہوت دیکھیگا اوسپر جرم زنا متحقق ہوچکا اوس پاداش مین جہنم مین پڑیگا اسیطرح ایک ہی
مسائل مشکل انجیل سے سخت بدحواس و متردد ہوئے اور یہ تردد اونکا گو حق بجانب تھا کہ تو عیسائیون
نے صرف حضرت عیسی کو مستثنی کرکے لکھا ہی کہ اولاد آدم مین ہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا
مگر یہ مصیبت اونکو کسی طرح جھیلنی تھی بقول شخصے ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
نہ انکار نبوت اونکو مناسب نبی کا ایذا دینا لازم تھا ہر چند بعد ختم زمانہ حواریون کے عیسائیون نے
برخلاف تعلیم عیسوی پابندی شریعت کی بالکل چھوڑ دی اور یہ عقیدہ تراشا کہ تثلیث کے
ماننے والے کو کوئی کام شریعت کا کرنا ضرور نہین ہی اوسکی نجات کو اسیقدر کافی ہوگا کہ و
آنحضرت کا مصلوب ہونا واسطے کفارہ گناہ امت کے اور لعنتی ہوکر تین دن دوزخ مین رہنا اور پھر جی اوٹھنا
یقین کرتا ہوگا یہود نے مطلق التفات نکیا اور سمجھ گئے کہ یہ وہ نجات دہندہ موعود نہین ہے
اور عیسائیون کے ان عقائد کو پہلی باتون سے بھی زیادہ مشکل سمجھا اسواسطے کہ انسان کو خدا سمجھنا
اور تثلیث مین وحدت کا قائل ہونا ایسا محال تھا کہ عقل انسانی مین نہین آسکتا تھا لہذا انتظار اونکا
ختم نہوا اور بدستور دعائین ظہور سلطنت آسمانی کی کرتے رہے اس امر خاص مین یہاندار عیسائی بھی
اونکے شریک ہے کیونکہ اونکو یہ بات یاد تھی کہ حواری شریعت کے پابند اور سلطنت اور فتح کے
آرزومند صعود عیسوی کے بعد بھی تھے بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام مثل یوحنا کے منادی آسمانی
پادشاہت کے آنیکی کرتے تھے اور اپنے شاگردون و اصحاب کو نماز کی دعائین ان الفاظ سے
سکھایا کرتے تھے { کہ تیری سلطنت آوے تیرا مطلب جیسا آسمان پر ہے زمین پر بھی ہووے }
تو اس سے وہ سلطنت فرضی روحانی مسیح علیہ السلام کی خیال نہین کیجاسکتی جسکے قائل اس زمانے کے
عیسائی ہین اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ نجات دہندہ بموجب ارشاد مسیح کے کوئی اور ہے جو بعد ازین

دنیا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریگا۔

پس جسطرح عقل اس نقل کو باور کرتی ہی کہ خالق اپنی مخلوق کی مغفرت کے واسطے دنیا مین ایک شفیع بھیجیگا اوسیطرح عقل اسکو بھی تجویز کرتی ہی کہ وہ شفیع المذنبین نہ فرشتہ نہ خدا نہ روح القدس بلکہ انسان ہوگا اور اوسکی قوتین سب مردون سے زائد ہونگی اور وہ خوبصورت بھی ہوگا خوبصورت اس لیے کہ ہر زن و مرد اوس سے رغبت کرے کوئی وجہ تنفر کی پیدا نہو انسان اس لیے کہ متکیف بکیفیات و متاثر و متلذذ تمام واردات انسانی کا ہو اور قوتین کامل اسواسطے کہ اپنے خیالات اور خواہشون پر جو اعلی درجے کے ہین دوسرون کے خیالات اور خواہشون کو قیاس کیا کرے کہ کون بات انسان سے رک سکتی ہی اور کون نہین اور کون اختیاری ہی اور کون اضطراری ہی رک سکتی ہی اور اختیاری ہی اور اوسکے وسائل انسد او کیا ہو سکتے ہین مثلاً عورتون کا بن ٹھن کر سوار ہو کر بے محابا نکلنا اور اونکا اختلاط غیر مردون سے کرنا اسمین جس ایک بات کا خوف ہی وہ فقط پردے سے مٹ سکتا ہی مگر اسمین جو ایک حالت اضطراری ہی کہ وہ رک نہین سکتی یعنی مجرد نگاہ کے بد خیال دل مین آنا اوسکے لیے خدا سے درخواست کرے کہ اونکے معافی کا قانون ایسا اور ویسا ہونا چاہیے گویا اوسکا قلب مجموعہ تمام مخلوق کے قلبونکا ہوگا اور وہ ایک زبان تمام زبانون سے عذر خواہی کریگی پس ٹھیک تعبیر لفظ وکیل کی جسکا ذکر انا جیل مین ہی جیسے اس موصوف پر صادق آتی ہی ایسی کسی دوسرے پر نہین۔

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم با این صفات مبعوث ہوئے اونھون نے یہ ارشاد فرمایا یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور مین وہی ہون جسکے تم منتظر تھے مین اپنی طرف سے کچھہ نکہونگا جو خدا اپنا کلام میرے موںہہ مین ڈالیگا وہی کہونگا اگر اپنی طرف سے کچھہ کہون خدا مجھے مار ڈالیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالی اسکی خبر قرآن مین دیتا ہی آیۃ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور پھر یہ بھی ارشاد کرتا ہی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ اور یہی مضمون
توریت کی کتاب استثنا کے باب ١٨ مین ہے ١٨ اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی
برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے موہنہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے
کہیگا ١٩ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب
اوس سے لونگا ٢٠ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا
مینے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جاوے فقط ١٢

اور یہ فرمایا کہ خدا اپنے بندونکو آزاد اور اونکو نجات دیا چاہتا ہے جو قانون اونکے واسطے دنیا مین مقرر
کریگا اوسی بموجب آخرت مین جزا و سزا ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور توریت کے وہ
احکام جو بنی اسرائیل پر شاق تھے بدل دیگا اور جس حکم کی تعمیل امت پر گران ہوگی اور اوسمین تخفیف وہ
وحی کے زمانے تک چاہا کرینگے نہ کیا جائیگی اس مین لئے حکم سے پہلا حکم منسوخ یا نسیا منسیا ہو جائیگا
فاذ وا ان شئتم مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیونکہ اللہ کو آپ اونپر آسانی منظور ہے حکومت اور سختی منظور نہین
یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا مگر یہ سب اونکی خاطر ہے جو خدا اور
اوسکے رسولون اور کتابون اور ملائکہ اور قیامت کے ہونے پر یقین رکھینگے اور یہ بھی اون
انعام عموما ہوگا کہ اگر وہ ایک نیکی کرینگے دس شمار ہوگی اور ایک بدی ایکہی تصور ہوگی چنانچہ
حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ
فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا اور اگر بدی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو کچھہ نہ لکھا جائیگا اور جو نیکی
کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو ایک نیکی اونکو دیجائیگی اونکو ہر تکلیفات دینی اور دنیاوی مین ثواب
دیا جائیگا اور گناہ اونکے حبط ہوا کرینگے اور اونکو یہ بھی اختیار دیا جائیگا کہ اپنی نیکیون مین

دوسرونکو شامل کرین غرض اونکو ہر ایک چھوٹے کاموں مین بڑا اجر ملیگا کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوٰۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوٰۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلوٰۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری وہذا المنقول عن عیسی علیہ السلام فی الباب العشرین من انجیل متی مگر اسقدر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت بطرس حواری نے جورو لڑکے بہن بھائی ماں باپ گھر بار مال و دولت جو کچھ کہ اونکے پاس تھا آنحضرت کے پیچھے سب چھوڑ دیا تھا تب آپ نے اونسے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ایسے لوگونکو سو گنا اسکا ملیگا پھر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہوجائینگے اور جو پچھلے ہین پہلے ہونگے یعنی پچھلے اگر اتنا کرینگے تو سو گنا اسکا پاوینگے اور تم ایسونکو باندازہ عمل ملیگا اوسیکو باب ۲۰ مین یون ارشاد فرمایا ہی ۱- کیونکہ آسمان کی پادشاہت اوس صاحب خانہ کے مانند ہی جو تڑکے باہر نکلا تاکہ اپنی تاکستان مین مزدور لگاوے ۲- اور اوسنے مزدوروں کا ایک ایک دینار روزینہ مقرر کرکے اونھین تاکستان مین بھیجا ۳- اور اوسنے پہر دن چڑھے

باہر جاکر اور ونکو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا ۔ ۴ ۔ اور اونسے کہا کہ تم بھی تاکستان میں جاؤ اور جو
کچھ واجبی ہی تمھیں دونگا سو وہ گئے ۔ ۵ ۔ پھر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر باہر جاکر ویسا ہی کیا
۶ ۔ ایک گھنٹہ دن رہے پھر باہر جاکر اور ونکو بیکار کھڑے پایا اور اونسے کہا کہ تم کیوں یہاں تمام
دن بیکار کھڑے رہتے ہو ۔ ۷ ۔ انھوں نے اوس سے کہا اس لیے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پر
نہیں رکھا اوسنے اونھیں کہا تم بھی تاکستان جاؤ اور جو کچھ واجبی ہی سو پاؤ گے ۔ ۸ ۔ جب شام ہوئی
تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بلا اور پچھلون سے لیکے اونکی مزدوری دے
۹ ۔ جب وے جنھون نے گھنٹہ بھر کام کیا آئے تو ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۰ ۔ جب اگلے آئے اونھیں
یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۱ ۔ جب اونھوں نے یہ پایا
تو گھر کے مالک پر بہت گڑگڑائے ۔ ۱۲ ۔ اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے
اونھیں ہمارے برابر کر دیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی ۔ ۱۳ ۔ اوسنے اونمین سے
ایک کو جواب میں کہا ای میان میں تیری بے انصافی نہیں کرتا کیا تو نے مجھ سے ایک دینار پر اقرار نہیں
کیا ۔ ۱۴ ۔ تو اپنا لے اور چلا جا پر میں جیسا تجھے دیتا ہوں پچھلے کو بھی دونگا ۔ ۱۵ ۔ کیا مجھے
روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں کیا تو اس لیے بری نظر سے دیکھتا ہی کہ میں نیک
ہوں ۔ ۱۶ ۔ اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ
تھوڑے ہین فقط ؛

اور یہ ارشاد کیا کہ مسلمانونکو میری اور خلفاے راشدین مہدیین کی تبعیت لازم ہی وہ اسمین
ثواب پاوینگے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ اسواسطے کہ میں پیغمبر ہوں اور خلفا میرے وہ لوگ ہین کہ اونکے
تقوے کو خدا جانچ چکا ہی وہ وہی کرینگے جو ثواب ہوگا باقی اور تمام امور جسکو اکثر مسلمان اجماع

ف ترجمہ لازم پکڑو اپنے اوپر طریقہ میرا اور چال ڈھال اور روش خلفاے نیک چلن کی ۱۲

ف اس ارشاد سے حصول ثواب میں بڑی وسعت اور کفارہ مسیحائیت میں خرابی آشکار ہو گئی ۱۲

بہ نیک نیتی و رعایت اصول شریعت اچھا یعنی مباح و مندوب ٹھہراوینگے وہ خدا کے نزدیک بھی
ویسا ہی ہوگا اور جسکو برا گنینگے وہ برا ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن
وما رآہ المسلمون قبیحا فہو عند اللہ قبیح سو یہ اسکے بھی وہ لوگ ترجمان نبی کے ہونگے
اونکی جماعت پر خدا کی مدد ہوگی ید اللہ علی الجماعۃ اسی مضمون کا اشارہ ہے *
اور یہ فرمایا کہ قیامت مین معصوم لڑکون کی عصمت اونکے ماں باپ کو اور ہمسایے کی فاضل نیکیاں
ہمسایونکو دلوادینگا شہیدونکی نیکیاں سو آدمیون کے واسطے کافی ہونگی اسیطرح اور بہت لوگ
ہین جنکی نیکیاں ایکدوسرے پر منتقل ہونگی اوسکی تصویر یہ خیال مین آتی ہے کہ اوس دن شفیع المذنبین کا
یہ کام ہوگا کہ خدا سے مقام محمود مین اذن لیکر مطابق قانون مقررہ کے ہر ایک کا حساب کرائینگے
جسکی نیکی کم پڑے گی اوسکو دوسرون سے دلوادینگے اور جنکا کہین ٹھکانا نہوگا اونکو اونکی
نیکیاں کفایت کرینگی کہ اونکے گناہ اگلے پچھلے بموجب ارشاد باری کے سب معاف ہو چکے ہین
اسیطرح گنہگاران امت الا ماشاء اللہ رستگاری پاتے جاینگے وللہ در ما قال شیخ سعدی شیرازی
کہ در روز امید و بیم * بدان را بہ نیکان ببخشد کریم * اللہم امنا وارزقنا محبتہ وارزقنا
شفاعتہ یوم القیمۃ *

اور پھر یہ بھی کہدیا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم وکان
اللہ شاکرا علیما *

یہ سنکر یہود و نصاری جو سچے آرزومند اس سلطنت آسمانی کے اور صدق دل سے طالب
نجات تھے فورا پہچان گئے کہ جسکے ہم منتظر تھے وہ ذات بابرکات یہی ہے اور وہ قانون جس سے
پھانسیاں ہمارے گلون سے اوترتی ہین یہی قرآن شریف ہے نظم از طرف چمن نسیم اقبال وزید
در گلبن امید گل لطف دمید * یعنی کہ زحسن طالع و بخت سعید * پروانۂ التفات عام تو رسید

اونکی شان مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

مرحبا ومبارکباد اون سعادتمندون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے کہ خدا نے محض اپنی عنایت سے اونکے بوجھ اوتارے اور اونکے گلون سے پھانسیان چھوڑا دین توریت اور انجیل کے جن سخت احکامون کے وہ مکلف تھے وہ بآسانی بدل دیے ۝

اور جنکی آنکھین ضلالت تقلید اور تعصب قومی اور حسد بیجا سے اندھی تہین وہ طرح طرح کے شبہات مین مبتلا ہوکر اوسی دلدل مین پھنسے رہے جس سے خلاص ہونے کی امید نہین ہے اونکی بدنصیبی پر رونا آتا ہی ۝

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ ابو البشر آدم کی اولاد مین جتنی سلطنتین آج تک قائم ہوئی ہین اون سب مین موافق مرضی جناب باری مطابق فطرت انسانی کے یہی ایک سلطنت ہی جسکو ہم لوگ خلافت اسلامی کہتے ہین اور انبیاؤن نے اوسکا نام سلطنت آسمانی یعنی وسیلہ نجات رکھا ہی اور اس سلطنت کے اصول ایسے پاکیزہ اور دلچسپ تقاضائے روح کے دفع کرنے والے ہین جو کسی دوسری سلطنت کے نہین اور اسی سلطنت نے خلق خدا کے عموما اور بنی اسرائیل و عیسائیون کے خصوصا بوجھ اوتارنے اور پھانسیان اونکے گلو سے نکالنی اور اونکی آزادی دارین کی کوشش کی ہی یہی سلطنت ہی جس مین امراض روحانی اور آلام جسمانی دونونکا علاج ہوتا ہی اسمین احکام روحی و جسمی و مسائل نوعی و صنفی سب کچھ موجود ہین دیدہ بصیرت چاہیے تو یہ دعوی اونکا نہایت صحیح و سچا ہی ۝

مسلمانونکو لازم ہی کہ بمنطوق آیہ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
اپنے نبی کی اتباع مین کوشش کرین اگر بقصد اتباع پیغمبر کیا ہی بحقیقت اور چھوٹا کام کرینگے بہت
بڑا اجر پاوینگے مثلاً اگر جوتہ پہنے پانون سے اور کرتہ یا انگرکھہ داہنی طرف سے پہنینگے جب تک
بدن مین ہیگا ثواب لکھا جائیگا اگر حاجت بشری بھی بوضع مسنون روا کرینگے تو اوسمین بھی
مستحق حسنات ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گوٹ مار کر بیٹھا کرتے تھے زمین یا دسترخوان
اپنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر اونگلیون اور برتن کو چاٹتے بھی تھے اگر تم بھی ایسا ہی
کروگے تو ثواب اتنا اور مدرسہ کی تعمیر سے زیادہ ثواب پاوگے یہ خیال کرو کہ مسنونی کھانا مسنون
طور پر اور فرعونی کھانا فرعون کے طور پر کھانا چاہیے بلکہ جو تم سے ہوسکے اوسی ایک فعل کو کیا کرو
ہر چند تمکو ان حرکات سے بپاس خاطر دوسری قوم کے بہ تکلف فی آوے یا ڈر و کہ کوئی برا بھلا کہیگا
اور بچشم حقارت دیکھیگا مگر اپنی نجات کے واسطے چار و ناچار سب کچھ کرنا ہی تم نا رکو عار سے اختیار نکرو
اور یہ حیلہ نہ اوٹھاو کہ امور مباح کا کرنا نکرنا دونون برابر ہی بلکہ یہ سنت تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہی اس ذریعے سے جس قدر غذا تمھارے پیٹ مین جائیگی اوس سے خلط صالح پیدا
ہوگا جو خدا کی طرف تمکو کشان کشان لیجائیگا اور تم اسپر مغرور نہو کہ اصل ہر شئی کی اباحت ہی یہ بڑی
گمراہی اور بڑا دھوکا ہی مسلمانون نے اس قاعدے کو عموماً نہین مانا اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی مگر
اسکو پھر ہم تمکو انشاء اللہ تعالی کبھی یاد دلائینگے اس مقام پر ہم اون عمدہ شبہات منکرین حقیقت اسلام کو
جو اونکی ہدایت کے حاجب ہوگئے ہین نقل کرکے اسلام کیطرف سے اوسکا جواب تحقیقی دیتے ہین +
شبہہ اول پیغمبر اسلام انسان تھے معصوم نہ تھے اور جو خود معصوم نہین ہی وہ گنہگارونکی
شفاعت نہین کرسکتا شبہہ دوم پیغمبر اسلام نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا شبہہ سوم پیغمبر
اسلام نے بزور شمشیر اپنا دین پھیلایا شبہہ چہارم اپنے منکرین حکومت کو پیغمبر اسلام نے

۵ آیہ پارۂ سوم سورۂ آل عمران [illegible]

لونڈی غلام بنانیکا حکم دیا اور شوہردار عورتونکو جو جنگ مین اسیر آتی تھین اپنے لشکر یونپر حلال کر دیا

جواب شبہ اول فی الحقیقت پیغمبر اسلام انسان تھے صدور گناہ اور نسیان از راہ بشریت ممکن تھا مگر حق سبحانہ تعالی نے اونکی عصمت کا گناہون سے یہ بندوبست کیا کہ جب اونکو چند روز اپنے ہمنشینون کی صحبت سے گذرتے اور بتقاضاے بشریت کچھہ لگاو حضرت قدس سے کم ہو جاتا اور قلب پر غین آنے لگتا تب فرشتے آتے اور اوس آلودگی اور نقطہ سیاہ کو آب رحمت اور مغفرت سے دھو ڈالتے اور پھر اوسمین حکمت اور نور بھر کر کبھی مع جسد روح اور کبھی روح اونکی دونونکو عالم قدس کی سیر اور پاک روحون اور فرشتون سے ملاقات کرالاتے تا کہ انسانونکی صحبت کی تلافی کامل اور فیض صحبت روحانیونکا انسانون کے ہمنشینون پر غالب ہو جاے مسلمان اسی حالت کو معراج کہتے ہین اور اسیطرح تعدد معراج کے قائل ہین بلکہ بعض یہانتک کہتے ہین کہ کسی ایک سفر مین وہ جناب احدیت سے بھی بلا واسطہ ہمکلام ہوئے اور قانون نجات کی وسعت کو بمزید اطمینان خود دریافت کر آئے پس وہ حالت قدوسیت کی رفتہ رفتہ جو دنیاوی تعلقات سے کم ہو جاتی تھی اور بشریت اپنا گھر کرتی جاتی تھی اوسکو جناب باری عز اسمہ نے محض اپنے فضل و کرم سے معاف کر دیا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

اور یہ سب بندوبست اپنے بندونکی نجات کے واسطے فرمایا تا کہ اوسمین قابلیت حضوری مقام محمود اور عرض و معروض کی باقی رہے نظیر ایسے واقعات کی دنیا مین بھی موجود ہی کہ بادشاہان دنیا واسطے انکشاف مقدمہ یا کسی اپنے خاص انتظام سلطنت کی مصلحت سے کسی ایک مجرم کا قصور معاف کر کے اوس سے اپنا کام لیا کرتے ہین اور پھر اوسکو اور مجرمون سے ملنے نہین دیتے اور اگر ملنا اوسکا کبھی قرین مصلحت ہوتا ہی تو کیسی کیسی احتیاطین کرتے ہین سپاہی جدا اوسکی ناک

۵ آیت سیپارہ بست و نہم سورہ فتح مین ہی ترجمہ تا معاف بخشدے اللہ جو ہوا تجہسا گناہ اور جو پیچھے رہا ۱۲

رکھتے ہین مخبر علیحدہ اونکی باتین چھپ چھپ کر سنا کرتے ہین تا کہ اوسمین ننگ مخبر ہونیکا نہ شمہ پاوے
اور قابلیت راست گفتاری کی جسکی تعلیم دربار مین ہوچکی ہے زائل نہو جاوے ؛

مسلمان کہتے ہین کہ ان سب امور کا مان لینا اونکو آسان ہوگا جو عیسی علیہ السلام کے مشکل مسئلہ
الوہیت اور بیگناہی اور تثلیث فی الوحدت کا اقرار کرتے ہین ؛

یہ تو ہمنے سب موافق عقیدۂ اہل اسلام کے بیان کیا مگر ہم اوس شبہہ کو اگر منکرین کے کہنے کے بموجب
تسلیم بھی کرلین تب بھی ہم پیغمبر اسلام کے شفیع المذنبین ہونے کے منکر نہونگے اسواسطے کہ
جو شکل ہمنے شفاعت کی اوپر بیان کی ہے اوسکے واسطے بجمیع الوجوہ معصوم ہونا شفیع المذنبین کا
ضرور نہین ہے بلکہ جو قانون شفیع المذنبین کے وسیلے سے ہم تک پونہچا ہے وہ خود نجات کو کافی ہے
اور تکیے ہم مسلمان احسان مند ہین کہ اونکی کوششون نے ہمپر بڑی آسانی کردی اور نجات کا رستہ دکھادیا

جواب شبہۂ دوم معجزہ وکرامات بمنزلۂ ایک تمغہ کے ہے جس سے اہل تمغہ کا تعلق سرکار سے
ہونا ثابت ہوتا ہے یہی تمغہ جو پیغمبر اسلام کے پیشتر انبیا آئے تھے اونکو دیا گیا تھا کہ وہ دنیا مین خدا کیطرف
سے وعظ ونصیحت کرین اور جب افسوس اونکے ذاتی اعتبار کی گفتگو کیجاوے تب وہ تمغہ
دکھاوین لیکن منکرین نے اونکی پند ووعظ کی کچھہ توقیر نہ کی بلکہ اونمین سے کسیکا سر پھوڑا کسیکو
مار ڈالا کسیکو بے حرمت کیا اور اونکے تمغونکا جعل بنالیا اس حیلے سے تعمیل حکم سے وہ باز رہے
جب لوگون نے ایسا کرنا شروع کیا تو ہر ایک انبیا نے یہ اونکو خدا کی طرف سے سنادیا کہ چند
روز مین ایک سردار تمپر مقرر ہوگا اگر تم اوسکا کہانہ مانوگے تو سزا پاؤگے جیسا کہ توریت کی
کتاب استثنا کے ۱۸ باب اور اشعیا نبی کے باب چہل و دوم اور اناجیل کے متعدد مقامات
خصوصًا انجیل مرقس کے باب دوازدہم و دیگر کتب انبیا مین تمنے پڑہا ہے پس جب وہ سردار دنیا مین
آیا تو مخلوق نے موافق الفت عادت اپنے معجزہ مانگنا شروع کیا اوس سردار باعزت وتمکین نے

ارشاد خداوندی ہینایا وَمَا مَنَعَنَآ اَنۡ نُّرۡسِلَ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ كَذَّبَ بِهَا الۡاَوَّلُوۡنَ

اب تمکو کوئی نشانی تمہارے اصرار پر نہ دکھائی جائیگی کہ تمہارے اگلے اہل مُدعا کو جھٹلا چکے ہین تم ہمکو مثل اور اہل مُدعا کے نہ سمجھو ہم تمہارا محاصرہ موقوف نکرینگے ہم تمہاری آیات مانینگے کیونکہ ہمکو حکم ہی قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ تم دو باتین ایک اختیار کرو یا ہماری پند و وعظ پر عمل کرو یا ذلیل ہوکر فرمان برداری کرتے رہو ورنہ قتل ہوگے اور مال تمہارا لُٹ جائیگا بال و بچے تمہارے اسیر ہونگے کیا تم اپنے معاملات دنیوی مین غور نہین کرتے کہ سب پادشاہی اہل کارون سے کوئی ماتحت سرکشی کرتا ہی تو بعد تفہیم و افہام انجام کار پادشاہ اپنے دلیر معزز و معتمد کو مع فوج بھیجکر اوسکی سرکوبی کرتا ہی اوسوقت اوس عزیز و معتمد سے کوئی نہین کہہ سکتا کہ تم اپنا اعزاز و اکرام ظاہر کرو یا پادشاہی تمغا دکھاؤ اور نہ اس گفت و شنود کا وہ وقت ہوتا ہی مگر ہان قطع حجت کو ہم تمسے یہ کہے دیتے ہین کہ ہماری جہان کی سرداری اور ہماری فوج جرار کو اہل مُدعا پیشتر مشتہر کر چکے ہین اور تمہارے اگلون نے ہر ایک تمغے کا جعل بنا لیا تھا اب تم ہماری سند تقرری کا جو قرآن ہی جعل بناؤ تو ہم جانین وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۞ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۞ +

مسلمان کہتے ہین کہ پیغمبر اسلام سے یون تو صدہا معجزے صادر ہوئے کہ اوسکا ذکر قرآن اور حدیث اور کتب تواریخ مین بتصریح موجود ہی لیکن اگر وہ بمقابلہ کفار ہمیشہ اپنے معجزے پیش کیا کرتے تو اونمین اور انبیاؤنمین کچھ فرق نہوتا حالانکہ وہ شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین تھے اونکا مرتبہ سب سے اونچا اور اونکا بول بالا تھا نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ مذکوریون کو حکمنا

مہری اور چپراسیونکو چپراس اور چوبدارونکو عصا اور سوارونکو وردی اور گھوڑا یا سانڈنی سے لوگ پہچانتے ہین مگر جب جناب وَیسرائے و نائب السلطنت کشور ہند تشریف لاتے ہین تو اونسے کوئی تمغہ یا وردی واسطے شناخت عہدۂ گورنری کی نہین مانگتا بلکہ اونکی شناخت کے واسطے وہی اطلاع کافی سمجھی جاتی ہے جو قبل نزول اجلال اونکے جانب ملکہ معظمہ سے مشتہر ہوگئی ہے گو اوسمین اونکا چہرہ اور خط و خال اور زمانہ تشریف آوری کا شرح و حال نہین لکھا ہوتا اور جو کوئی ایسی جرأت کرے تو وہ یا مجنون ہوگا یا گستاخ واجب التعزیر اور اگر گورنر بھی اونکی ایسی مہمل باتونکا ہمیشہ جواب دیا کرے تو وہ اور عمدہ کامون سے بالضرور معطل رہے گا ؛

جواب شبہہ سوم مسلمانون نے اپنی کتابون مین بدلائل منکرین کو معقول کردیا ہے ہمکو تمام اوسکا نقل کرنا اس مقام پر فضول معلوم ہوتا ہے مگر تاہم اسقدر لکھتے ہین کہ اس باب مین اگر بحث ہے تو اسی کی کہ یہ خونریزی انسان کی جائز ہے یا نہین ہر گاہ تم اے بندگان خدا ملک بڑھانے اور خزانہ جمع کرنے کے واسطے خونریزی کیا کرتے ہو تو پھر کیا اعتراض اوس شخص پر کروگے جو دنیاوی غرض سے علیحدہ ہوکر باغیان شاہنشاہی کی سزا دیتا ہوا اور اقبال عبودیت کرانے کے واسطے اونکو زیر و زبر کرتا ہو اسواسطے کہ جب بات کی فہمایش پانچ چھہ ہزار برس پیشتر سے معرفت انبیا کے ہوا کی اور اوسکا نتیجہ مفید نہ نکلا تو اونھین باغیون کی سزادہی کے واسطے یہ سلطنت مقرر ہوئی اسکا کام ہے کہ وہ اپنا لوازم منصبی بخلوص نیت ادا کرے اور ثبوت اوسکے اخلاص کا یہ ہے کہ جب بادشاہ یا تاجدار نے خدا کی خالص وحدانیت اور اوسکے رسولون کی رسالت کا اقرار کرلیا پھر اوسکے ملک و دولت و جاہ و جلال و زن و فرزند کی مسلمانون نے کچھہ طمع نہین کی اگر اونکو کچھہ طمع دنیاوی یا اپنی ناموری مقصود ہوتی تو اپنا فائدہ کیون چھوڑتے اور پیغمبرون کی کتابون مین کیون اونکی تعریف ہوتی مگر جب شبہہ ہم عیسائیون کی زبان سے سنتے ہین اور اونکی تصنیفات مین لکھا دیکھتے ہین

تو بڑی ہنسی آتی ہی اسواسطے کہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے اونکے پیشواؤن اور بادشاہون نے
واسطے اجراے عقیدہ تثلیث وغیرہ کے جسکی کچھ اصل نہ تھی وہ خون ریزی کی ہی جسکی انتہا نہین ہی
اور یہی باعث اونکی ترقی عقائد کا ہوا تو اونکو اس باب مین لب ہلانا جائز ہی نہین ہی ✤

جواب شبہہ چہارم ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ سلطنت آسمانی اور سلطنت دنیاوی نے اپنے
باغیون کی سزا قید بھی تجویز کی ہی اور قید [جس حیثیت سے فی الحال اوسکا رواج ہی] اور غلامی کا
مآل ایک ہی ہی اسیواسطے اسیر کا اطلاق عبد پر بھی کیا جاتا ہی خواہ وہ اسیر زن ہون یا مرد چنانچہ صراح مین
اسیر بمعنی بردہ کے لکھے ہین پس مسلمان لونڈی غلام بنانا اور بعد گرفتاری اونکی عورتون کو اونکے
نکاح سے نکل جانا فقط اونھین باغیون کی سزا خاص سمجھتے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا نہ کسی و کسی
مجترعون کی اور یہ نہ برخلاف عقل کے ہی نہ نقل کے ✤

عقل کے برخلاف اس سبب سے نہین ہی کہ لونڈی اور غلام بنانے کا رواج یونانی ایرانی
رومی مصری ہندی یہودی عربی ترکی تاتاری غرض کل ملک و ہر قوم مین ابتدا سے اب تک
ایک حالت سے چلا آتا ہی اور ہر ایک قوم کی کتابون مین اونکے احکام جدا جدا محفوظ ہین حضرت
ابراہیم و اسحق و یعقوب علیہم السلام سے لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تک بعض نبی ایسے تھے
جنسے خدا نے موہنہ در موہنہ باتین کہین اور اپنے احکام لکھکر اونکو دیے اور اونکو محض دنیا کی ہدایت
اور تمام بداخلاقیون کے دور کرنے کو بھیجا اور بعض بقول عیسائیون کے خود خدا تھے جو اپنے
بندون سے بالمشافہ کلام اور اونکو اخلاق حمیدہ سکھاتے تھے اور روحانی تعلیم کیا کرتے تھے ✤
اور صحف انبیا ان نسل قیدار سے لیکر حکماے یونانی و مصر و ہندوستان و تاتار تک کسی نے
اس بات کا اشارہ تک نکیا کہ غلامی تمام برائیون کی جڑ اور تمام بداخلاقیون کی مان اور اخلاق حمیدہ
کی دشمن برخلاف مرضی خالق و فطرت انسانی کے ہی بلکہ برخلاف اوسکے اونکی کتابون مین

احکام اونکے لکھے دیکھتے ہین کیا چھہ ہزار برس تک تمام مخلوق حتی کہ انبیا اور اولیا اسی گمراہی
اور اسی کیچڑ مین پھنسے رہے اور خدا نے اونمین سے کسی پر الہام نکیا اور نہ کسی حکیم کو اپنی مرضی سے
آگاہ کیا آیا یہ خطا خدا سے عمدًا ہوئی یا سہوًا انہین نہین خدا خطاؤن سے مبرا اور تقصیرون سے
پاک اور صاف ہے یہ خطا ہے حاسدانہ و کفر خوشامدانہ اون مقلدین کا ہے جو تقلید صحابۂ مجتہدین
و علماے ربانیین کی عار اور خودرایان کی باعث افتخار جانکر اس شعر پر عمل کرتے ہین شعر
اگر شہ روز را گوید شب ست این ۔ بباید گفت اینک ماہ و پروین ۞ ثبوت اسکا یہ ہے کہ تمام اہل اسلام
جسطرح خدا کی وحدانیت کے اوسیطرح موسی علیہ السلام کی رسالت اور توریت کے کلام
الٰہی ہونے کے قائل ہین لیکن توریت کی کتاب استثنا کے ورس ۱۰ سے ۱۳ تک مین یہ لکھا ہے ۞
اور جب تو لڑائی کے لیے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے ہاتھون مین
گرفتار کرے اور تو اونھین اسیر کر لائے اور اون اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوسے
چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بنائے تو تو اوسے اپنے گھر مین لا اوسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا تو
وہ اپنا اسیری کا لباس اوتارے اور تیرے گھر مین رہے اور مہینا بھر اپنے باپ اور اپنی مان کے سوگ مین
بیٹھے بعد اوسکے تو اوسکے ساتھ خلوت کر اور اوسکا خصم ہو اور وہ تیری جورو بنے انتہی بلفظہ ۞
اور جو لوگ توریت کی تحریف لفظی کے قائل نہین ہین وہ اپنے عنوان رسالۂ ابطال غلامی مین بڑی
دریدہ دہنی و بے باکی سے یہ تحریر فرماتے ہین ۞
جو امور کہ لونڈیون اور قیدی عورتون اور بیگناہ اہل عصمت کے ساتھ جائز سمجھے جاتے ہین
کیا وہ حقیقت مین نیک ہوسکتے ہین کیا وہ باتین حرکات بہائم سے کچھ زیادہ وقعت رکھتی ہین کیا وہ
کسی مذہب کے سچے ہونے اور خدا کی دی ہونے پر دلیل ہوسکتی ہین وہ دنیا کی آنکھ مین اوس
مذہب اور اہل مذہب کی نیکی بٹھا سکتی ہین حاشا و کلا بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات نہین پائی جا سکتی

کہ سچا مذہب جو حق کیطرف سے اوترا ہوا اوسمین ایسے امور جائز ہوان انتہی بلفظہ +

اب ہم پوچھتے ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا اور اونکے انبیا اپنے گروہ کو بدیان اور زناکاری و وحشیانہ فعل سکھایا کرتے تھے اور کیا اوسوقت مین اونکا مذہب سچا مذہب کہلاتا تھا کیا اوسوقت وہ تمام قومون سے افضل اور تربیت یافتہ تھے کیا اون پر خدا کا پیار نہ تھا آہ میرے اسد جو کچھ اوسوقت کی شریعت تھی سب ٹھیک اور صحیح تھی اور جو قول و فعل انبیا کا تھا وہ سب نیک اور خدا کا بتلایا ہوا تھا اس سے یوریین کو بھی انکار نہین ہی مگر اونکی خوشامدی مجلس نے اونکو گمراہ کردیا اونکے پادشاہ نے تو بخیال بدسلوکی مالکان کے اس طریقے کو مسدود کردیا مگر اونھون نے اونکی خوشنودی کے واسطے اتنا فقرہ اور بڑھادیا [کہ غلامی فی نفسہ ایک قدرتی گناہ ہی اور اونکو بدسلوکی سے رکھنا دوسرا گناہ ہی] آہ ہی شعر بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ + پھر انسان کے قدرتی تعلقات کو دیکھو کہ عالم مین کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہین فرضاً اگر وہ کسیطرح موقوف ہوجائین تو انتظام عالم درہم و برہم ہوجائے انسان اور بہائم مین کوئی فرق و امتیاز نرہے مثلاً عورت کو جو تعلق اپنے شوہر سے ہی اوسمین اور حالت غلامی مین کیا فرق ہی قانون انگلستان کے بموجب تو عورتونکو معاہدہ و کنٹراکٹ کا بھی اختیار نہین ہی قبل نکاح جو سرمایہ عورت کا تھا وہ بعد نکاح شوہر کا ہوجاتا ہی عورت اپنی خواہشون کو جو بیچ کرچکی ہی کسی اور سے پورا نہین کرسکتی اوسکے اس وحی صدمے کو کیا پوچھنا ہی وہ بالکل خود مختار و مطلق بالتبع نہین ہوسکتی اگر ہوجاوے تو تمام حقوق شوہری ضائع ہوجائین کیونکہ شوہر شوہر ہے نہ جورو و جورو ہی +

یا لڑکونکو حالت طفولیت سے تا مرگ جو علاقہ اپنے مان باپ سے رہتا ہی وہ شرح و بیان مین نہین آسکتا تھی کہ بدون اجازت والدین وہ کوئی فعل دنیاوی بجنسہٖ حقوق نہین کرسکتے +

لغت انگریزی ہے یعنی معاہدہ ۱۲

یا نوکرون کے تعلقات اپنے آقاؤن سے کچھہ غلامی سے کم ہین آیا کوئی نوکر بحالت نوکری کہین جا سکتا ہے
یا اپنے فائدے کے واسطے اپنے محل حکومت مین کوئی بیوپار خصوصاً نوکر سرکار یا وہ اپنے لوازم منصبی کے
ادا کرنے سے کبھی وقت تکرار یا انکار کرسکتا ہے کیا بعوض چند درہم و دینار کے نوکر اپنا گوشت و پوست
اور سارے عیش و عشرت و جان گورنمنٹ کی اغراض دنیوی پر دیدہ و دانستہ بلا لحاظ جا و بیجا کے
نثار نہین کرتا اور اسی بات کا اوس سے اقرار نہین لیا جاتا کیا یہ بیع و شرا انسان کی نہین ہے؟
یا ممکن ہے کہ مسافر جزائر سوزرلنڈ و ڈمرالیکے تا انقضاے مدت لوٹ آوین کیا یہ آزادی کا گرو ہونا نہین ہے؟
یا رعایا کو جو تعلق گورنمنٹ سے ہے کیا حالت غلامی اوس سے بڑھکر ہے کیا ہم اپنی کمائیون سے
گورنمنٹ کی خدمتگذاری پر مجبور نہین کیے گئے کیا ہم بلا اجازت گورنمنٹ کی مسلح رہ سکتے ہین
کیا ہم وردی بحیثیت رعایا پہن سکتے ہین یا ہم نمک یا بارود بنا سکتے ہین اور افیون بیچ سکتے
ہین یا ہم کسی وقت گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر ہو سکتے ہین کیا ہماری مجال ہے کہ ہم کسی عدالت مین
بلائے جائین اور نجائین یا ہم پر کوئی محصول مقرر کیا جاے اور نہ ادا کرین کیا بحالت قید کوئی معزز
شخص مہتر کے کوٹنے اور چکی پیسنے سے انکار کرسکتا ہے گو اوسکا پیشہ موروثی نہو کیا اوسکے حکم سے
عورت اپنے پیارے شوہر سے جدا نہین ہو جاتی اور فرزند اپنے ماں و باپ سے علیحدہ نہین
عمر کر دیے جاتے کیا کسیکو نسلاً بعد نسل رعایا بننے کا شوق ہے کیا ہمجنسون کی حکومت کی برداشت کا ذوق
ہے اگر پیچ پیچ سمجھیے تو جو رعایا سے گورنمنٹ کو فائدہ ہے وہ رعایا کو گورنمنٹ سے نہین غلامون کی
خور و پرداخت مالکون کے ذمے ہے وہ کام کرین یا نکرین نکمے ہون یا خوش سلیقہ اونسے کچھ فائدہ
ہوتا ہو یا نہو بوڑھے ہون یا جوان مگر گورنمنٹ اس بار کی متحمل نہین ہوتی اوسنے خاص اپنے نوکرون کو
مشکل شرطون کے ساتھ کچھ وظیفہ حین حیات دینے کا اقرار کیا ہے باقی اورون کے حقوق پرورش
اپنے ذمے نہین لیے لیکن ٹکس اور محصولات ویسی سے کسیکو آزاد نہین کیا افسوس اونکی جوانیون کی

قوتون کی کمائی کھائی جاتی ہی اور بڑھاپے مین اونکی خبر نہین لیجاتی ؛

غرضکہ ان سلطنت آسمانی کے قواعد جمہوری مین اوسکے گورنمنٹ کو اس نیکنامی حاصل کرنیکا الہامی حکم دیا گیا ہی کما قال اللہ تعالی فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ چنانچہ پیغمبر اسلام اور اونکے خلفا اپنی بشاعت یا بیت المال مسلمانان سے رعایا کا قرض اور اونکی وصیت مفلسون کی وبیت عورتون کے مہر دیا کرتے تھے روپیہ دیکر غلامان صالح کو جنکے مالک بدسلوکی کرتے تھے آزاد کرا دیتے تھے یتیم و محتاجون کی پرورش اپنے ذمے لے لیتے تھے غرض وہ کسی ایسے کام پر بند نہ تھے اونکی دریا دلی اور سخاوت اور خیر خواہی کی رعایا ایسی شکر گذار تھی کہ یہود و نصاری تک جو اونکی پناہ مین تھے بلا نوکری اور لینے سفر خرچ کے سرکاری لڑائیون مین اونکو مدد دیتے تھے ؛

ان سب باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ غلامی اور نہ یہ سب تعلقات خلاف مرضی خالق اور خلاف فطرت انسانی کے ہین بلکہ انسان کی آزادی جو مشہور کر رکھی ہی فقط اضافی ہی نہ مطلق پس ان سب تعلقات کو پسند اور ایک تعلق غلامی کو ناپسند کرنا کیا سخن پروری سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتا ہی ؛

ہمکو تو اون مدعیان اسلام پر رونا آتا ہی جو خوشامدانہ ہاتھ جوڑ جوڑ کر کہتے ہین کہ حضور سچ فرماتے ہین پیغمبر اسلام نے بھی ابتدا اگر رسم جاہلیت اختیار کی تھی آخرکار جائز نہین رکھا اور یہ نہین سمجھتے کہ دنیا مین جب تک بغاوت باقی ہی سزا بھی اوسکے ساتھ بحال ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ جرم کرنا موقوف نہو اور سزا موقوف ہو جاے یہی سزا اکثر اوقات ذریعہ دریافت حقوق معبود ہو جاتی ہی نافرمانون کی تعلیم کا اسلام نے یہی مدرسہ بنایا ہی اسمین فرمان برداری مالک کی سکھائی جاتی ہی اسمین حقوق خالق و مخلوق کے یاد کرا لئے جاتے ہین ؛

افسوس کہ اونکو اختیار فعل جاہلیت کا الزام ناحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لگاتے اور

غلطبات کہتے شرم نہ آئی کَبُرَتۡ کَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا حال آنکہ
آنحضرت نے کوئی رسم جاہلیت کی اختیار نہین کی جسکی سند قولاً یا فعلاً کسی نبی سے پائی وہی جاری
رکھی حتی کہ منقول ہے کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بموافقت اہل کتاب کے سدل کرتے تھے جب
فعل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مانگ نکالنے مین متحقق ہوا تو اوسکو اختیار کیا گو مشابہ مشرکین عرب کے
تھا اسیطرح اسیران جنگ کا لونڈی غلام بنانا اور اونکی عورتون سے مباشرت کرنا یا اون اسیرونکو سزا ے
موت دینا شریعت موسوی مین جائز تھا تو جبتک کوئی حکم پروردگار کا اس باب مین نہین آیا او نھین
دستورات پر نظر تھی گو وہ مطابق فعل جاہلیت یا موافق قوانین دیگر سلاطین زمانۂ ماضیہ یا اوس وقت کے
ہوا اور یہ التزام بموجب حکم پروردگار کے تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقۡتَدِهۡ فقط
آور نقل کے بھی برخلاف نہین ہے اسواسطے کہ توریت کے اکثر مقامات مین اسکا ذکر ہے اور اوسکی
منسوخیت کے اسلام کے مخالف بھی قائل نہین ہین لہذا ذکر کرنا اوسکا مفصل باعث طوالت ہے اور
قرآن مین بھی بہت آیات محکمات اس قسم کی ہین جس سے رقیت مستقبلہ کا ثبوت ہوتا ہے ازانجملہ آیۂ
سورۂ نسا وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ
وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؕ
ترجمہ اور نکاح بندھی عورتین مگر جنکے مالک ہوجاوین تمھارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال
ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو ۱۲
تفسیر والمحصنات معطوف ہے اور معطوف علیہ اسکا امہاتکم ہے جو پہلی آیت مین گذرا ای حرمت علیکم المحصنات
والمحصنات بفتح صاد مہملہ صیغۂ جمع مؤنث اسم مفعول کا ہے اسکے معنی باعتبار لغت کے شوہر دار عورتون کے
ہین والمحصنات ای المتزوجات حصن بالکسر بمعنی پناہ ہکذا فی الصراح وفی القاموس الحصن بالکسر کل موضع
حصن لا یوصل الی جوفہ اور بمعنی پاکدامنی کے بھی آیا ہے یعنی اپنی شرمگاہ کو پناہ مین رکھنا خواہ بوجہ

۱۵ یہ آیت سیپارہ پانزدہم رکوع اول سورۂ کہف مین ہے ترجمہ کیا بڑی بات نکلتی ہے انکے منہ سے سب جھوٹ ہی جو کہتے ہین ۱۲

شوہر دار ہو جانے کے یا یون ہی ہے۔ اصلی معنی محصنات کے ہین جسکے استعمال کے واسطے کسی قرینہ کی حاجت
نہین ہی اسکے علاوہ جو معنی ہون مثل حرائر یا اسلام کے تو اوسکے واسطے قرینے کی ضرورت ہی من
النساء من بیانیہ ہی اور نسا ایک ایسا لفظ ہی جو حرائر اور آما دونون کو شامل ہی مگر قاعدہ یہ ہی کہ مطلق
منصرف طرف فرد کامل کے ہوتا ہی اور فرد کامل مین ناقص شامل ہو جاتا ہی اس لیے اس سے مراد حرائر
لینا مناسب ہی پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ حرام ہین تمپر نکاح بند عورتین آزاد الا حرف استثنا کا
ہی اور ما موصولہ ہی اور ملکت صیغہ ماضی کا ہی نحوی ما موصولہ کے بعد ماضی کے معنی مضارع کے لیتے
ہین یہ قاعدہ مسلمہ ہی جسمین کچھ اختلاف نہین ہی پس اس استثنا سے وہ آزاد عورتین شوہر دار جو ملک
یمین مین ہین یا آیندہ ہون حلال ہو گئین ؛

اور اگر محصنات کے معنی شوہر دار عورتون کے نہ لیے جائین تو وہ تحت مین [وَأُحِلَّ لَكُم مَّا
وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ] کے داخل ہو جائینگی اور یہ ایک قباحت ہی جسکی اصلاح نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ سواے اس ایک مقام کے اور کہین قرآن شریف مین شوہر دار عورتون کی حرمت کا ذکر نہین آیا ہی ؛
بعض نادانون نے جو محصنات کے معنی اس آیت مین آزاد عورت اور ما ملکت ایمانکم سے وہ تعداد ازواج
کی جو خدا نے جائز کی ہی یا وہ ملکیت جو بموجودگی ولی و شہود کے تمام شرائط نکاح کے پورے ہونے سے
ثابت ہوتی ہی لیے ہین اونھون نے اس لفظ کے چار معنی بیان کرکے ایک آزاد دوم پاکدامن سوم
اسلام اور پہر ایک معنون کا ثبوت آیات قرآنی سے دیکر چہارم شوہر دار اور اوسکی کوئی نظیر قرآن سے
نہ لکھکر بڑے اصرار اور دریدہ دہنی سے لکھا ہی کہ چار معنون مین ایک معنی معین یعنی شوہر دار لینے
کی وجہ علماے اسلام نہین بتاتے ہم کہتے ہین کہ وجہ تو ہم لکھ چکے ٹھنڈے دل سے تعصب
برطرف کرکے غور کرنا چاہیے مگر وہ جو المحصنات سے آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے تعداد
صحیح ازواج کی مراد لیتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ چاہیے اسواسطے کہ اسی سورت مین فانکحوا

ف یہ آیت پارہ چہارم سورۂ نساء کی ہی ترجمہ ... نکاح کرو

مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ جب مذکور ہو چکا ہی تو پھر اوسکے مکرر ذکر کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اگر دوسرے معنی ما ملکت ایمانکم کے اونکے لکھے ہوئے تسلیم کیے جاوین تو مقصود کے خلاف ہوگا کیونکہ اس رکوع مین تمام اون عورتون کا بیان مقصود ہی جنسے نکاح جائز ہی نہین ہی اور آزاد عورتون سے تو نکاح ہوتا ہی رہتا ہی اوسکے بیان کی کیا حاجت ہی قطع نظر اسکے نزول اس آیت کا ایسے موقع پر ہوا کہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ اس آیت سے خدا کا مطلب وہ ہی جس سے ہمارے مخالفون کے کان شیطان نے بھرے ہین چنانچہ اوسکو ہم یاد دلاتے ہین اور لکھتے ہین کہ جب مکہ فتح ہو گیا اور تمام قبائل عرب مطیع سید المرسلین کے ہو گئے تو دو قبیلے محروم الاطاعت سے ایک قبیلہ ہوازن دوسرا قبیلہ ثقیف مگر بعد جنگ حنین کے کچھ اونمین سے بھی مسلمان ہوئے مابقی بھاگ کر تین گروہ ہوئے ایک گروہ تو مالک بن عوف کے ساتھ ہو کر قلعۂ طائف مین چلا گیا اور دوسرا بطن نخلہ کو اور تیسرا اوطاس کو اس اوطاس والے گروہ کا لشکر اسلام نے تعاقب کرکے اونکو قتل کیا حضرت نے اوسدن اذن عام فرمایا تھا کہ جو مجاہد جسکو پاویگا اوسکا جو کچھ اسباب ہوگا اوسیکو ملیگا چنانچہ کچھ عورتین خاوند والی بھی اوسدن مسلمانون کو غنیمت مین ملین تھین مگر مسلمانونکو اونسے مباشرت کرنے مین پرہیز تھا اسلیے یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابوسعید خدری کی حدیث درین خصوص طرق متعددہ سے صحیح مسلم مین یون منقول ہی پہلا طریقہ تو یہ ہی کہ ابو علقمہ ہاشمی ابوسعید خدری سے باین الفاظ روایت کرتے ہین :۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ

ف۵ جو تمکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار ۱۲

ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَهُنَّ لَکُمْ حَلَالٌ
اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کو وہ پا گئے دشمنون کو اور لڑے
اون سے اور غالب ہوئے اون پر اور پائین اونھون نے لونڈیان پس گویا کہ بعضے صحابیون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیز کیا اون لونڈیون سے صحبت کرنے مین بوجہ موجود ہونے اونکے
شوہران مشرک کے پس بھیجی اللہ صاحب نے اونکے معاملے مین یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت
ایمانکم مطلب یہ کہ وہ عورتین اونکو حلال ہین جب عدت اونکی گذر جائے +
اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ انھین ابو علقمہ ہاشمی نے ابو سعید سے حدث کرکے اس حدیث کو روایت کیا ہی
مگر اوسمین یہ الفاظ اذا انقضت عدتہن نہین ہی اور تیسرا طریقہ یون ہی کہ شعبہ نے سعید کے متابع ہوکر
اس حدیث کو روایت کیا ہی اور چوتھا طریقہ یہ ہی کہ ابو الخلیل نے بلا واسطہ ابی علقمہ کے ابو سعید سے
اس حدیث کو روایت کیا ہی پانچوان طریقہ یہ ہی کہ سعید نے شعبہ کے متابع ہوکر روایت کی ہی اور
سوا مسلم کے اور کتب صحاح مین بھی یہ حدیث مروی ہی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس
حدیث کے تحت مین لکھا ہی معنی تَحَرَّجُوا خَافُوا الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ مِنْ غِشْيَانِهِنَّ
اَیْ وَطْیِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ مُزَوَّجَاتٌ وَالْمُزَوَّجَةُ لَا تَحِلُّ لِغَیْرِ زَوْجِهَا فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰی اِبَاحَتَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُکُمْ وَالْمُرَادُ بِالْمُحْصَنَاتِ هٰهُنَا الْمُزَوَّجَاتُ وَمَعْنَاهُ الْمُزَوَّجَاتُ حَرَامٌ عَلٰی غَیْرِ اَزْوَاجِهِنَّ
اِلَّا مَا مَلَکْتُمْ بِالسَّبْیِ فَاِنَّهُ یَنْفَسِخُ نِکَاحُ زَوْجِهَا الْکَافِرِ وَتَحِلُّ لَکُمْ اِذَا انْقَضٰی اِسْتِبْرَاؤُهَا
اِنْتَهٰی بِلَفْظِهٖ پس جیسا اس حدیث کی صحت مین کلام نہین ہو سکتا اوسیطرح اسمین بھی
گفتگو نہین ہو سکتی کہ بعد فتح مکہ اور بعد نزول آیت متعہ کے یہ آیت نازل ہوئی ہی اور اس سے

شوہردار ہونیکا بطور ملکیت مین تصرف مین مجاہدون کے آنا جائز سمجھا گیا ہی ؛

پیغمبر ہونکو اب یہ کہنا زیبا نہین ہی کہ اگر بات یون ہی تھی تو اساری قبیلۂ ہوازن کیون چھوڑ دیئے گئے اسواسطے کہ اساریکا چھوڑنا اور لونڈی غلام بنانا یا قتل کرنا سب منحصر امام کی راے پر ہی اور اونکے معاملے مین تو ایک وجہ خاص بھی تھی جسکا بیان آگے آویگا ؛

ازانجملہ آیت سیپارۂ بست و دوم حق سبحانہ تعالی سورۂ احزاب مین فرماتا ہی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ؕ ترجمہ حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھہ کا ؛

اس آیت سے بھی رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اوپر کی آیت مین پیغمبر کی ازواج موجودہ جنکا مہر اونھون نے دیدیا تھا اور اون لونڈیون کے سوا جو مملکت مین اونکے تصرف مین تھین اور رشتہ دار عورتین بھی حلال کردی تھین اوسکے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اون آزاد عورتون سوا جنکا مہر تمنے دیدیا ہی یا عوض اونکے کوئی اور عورت تمکو حلال نہین ہی مگر وہ عورتین جنکے مالک تمھارے ہاتھہ آیندہ ہون یہی معنی اسکے بہت ٹھیک ہین اور اگر ما ملکت کے معنی یہ لیے جائین [کہ] مگر وہ عورتین جسکے مالک تمھارے ہاتھہ ہو چکے ہین [تو] مطلب خبط و مضمون بے ربط ہوگا ؛

اور اسیطرح الا بمعنی اوسکے لینا اپنی کم استعدادی پر ہنسوانا اور قرآن مین تحریف کرنا ہی جیسا کہ رسالۂ ابطال غلامی مین معنی آیت کے گھڑے گئے ہین وہی یہ ہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ؛

ایسی بھونڈی تاویل بازیچۂ طفلان سے زیادہ رتبہ نہین رکھتی اگر کفر نہین تو قریب کفر ضرور ہی ؛

ترجمہ نہین حلال ہین تجکو عورتین اسکے بعد اور نہ یہ کہ اونکے بدلے اور عورتین کرے اگرچہ تجکو اونکا حسن اچھا لگے مگر جو لونڈی

اسی بحث مین مصنف رسالہ مذکور نے بدلیل آیۂ کریمۂ یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی آتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الخ کے لکھا ہی کہ کثرت ازواج کی آنحضرت کے واسطے بحکم خدا نہ تھی بلکہ موافق دستور عرب کے تھی مگر ہم سمجھتے ہین کہ اوسکو جو بدگمانیان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ گویا ایک مدت تک آنحضرت برخلاف مرضی خدا معاشرت کرتے رہے حالانکہ جنکی آنکھین ضلالت تقلید ملحدون سے اندھی نہین ہوئین اونکے دیکھنے اور سمجھنے کو اسیقدر کافی ہی کہ جب مسلمانون کے واسطے تعداد ازواج کی محدود نہوگئی تھی تو پیغمبر اسلام بلا مرضی پروردگار سنہ ہجری تک کیونکر نکاح کرتے چلے گئے اور اگر چار عورتونکی قید بعد نزول اس آیت کے ہوئی ہی تو قبل اسکے کسی کسی مسلمان نے چار نکاح سے زیادہ بھی کیا ہوگا

ومن ادعی فعلیہ البیان ؛

ازانجملہ آیت سورۂ نساء وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہین آپسکی تمھاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہی تمھاری مسلمانی تم آپسمین ایک ہو سو اونکو نکاح کر لو اونکے لوگون کے اذن سے اور دو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آئیان نہ مستی نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر پھر جب قید مین آچکین تو اگر کرین بے حیائی کا کام تو اون پر

آدھی وہ مار جو بیبیوں پر مقرر ہی ہی اوسکے واسطے جو کوئی تم مین ڈرتے تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو تو بہتر ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی +

ازانجملہ آیت دیگر سورہ نسا واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم +

ترجمہ اور بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھہ کسیکو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھہ کے مال سے +

ازانجملہ آیت سورہ مومنون والذین ہم لفروجہم حفظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ۵ فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العدون ۵ +

ترجمہ اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر سو اونپر نہیں اولاہنا پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوائے وہی ہین حد سے بڑھنے والے +

ازانجملہ آیت سورہ نحل واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلوا برادی رزقہم علی ما ملکت ایمانہم فہم فیہ سواء افبنعمۃ اللہ یجحدون ۵ +

ترجمہ اور اللہ نے بڑائی دی تم مین ایک کو ایک سے روزی کی جنکو بڑائی دی نہین پونہچاتے اپنی روزی اونکو جو اونکے ہاتھہ کا مال ہین کہ وہ سب اوسمین برابر ہین کیا اللہ کے فضل سے منکر ہین +

ازانجملہ آیت سورہ نور ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او اباۂن او اباء

بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ؛

ترجمہ اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ یا اپنے
بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا اپنے بھانجون کے یا اپنی
عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے ؛

ازانجملہ آیت دیگر سورۂ نور وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ؛

ترجمہ اور جو لوگ چاہین لکھا تمھارے ہاتھ کے مال مین تو اونکو لکھا دے دو اگر سمجھو اونمین کچھ نیکی
اور دو اونکو اللہ کے مال سے جو تمکو دیا ہی اور نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کے واسطے اگر وہ
چاہین قید سے رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کرے تو اللہ اونکی
بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہی ؛

ازانجملہ آیت سورۂ روم ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ؛

ترجمہ بتائی تمکو ایک کہاوت تمھاری اندر سے تمھارے جو ہاتھ کے مال ہین اونمین ہین کوئی
ساجھی تمھارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اوسمین برابر ہو خطرہ رکھو اونکا جیسے خطرہ
رکھو اپنونکا یون کھولتے ہین ہم پتے اون لوگونکو جو بوجھتے ہین ؛

یہ آیتین اور انکے سوا اور بہت آیتین قرآن مجید مین ہین جسمین ملک یمین اور اوسکے احکام کا ذکر ہی اگر جناب باری کی خلاف مرضی یہ فعل ہوتا یا وہ اس فعل سے منع کرنے والا تھا تو اوسکے احکام کثرت سے اور اوسکی مثلین بیان نفرماتا بلکہ ایسے ناپاک و ناجائز و ناچیز و ناپائدار ملک کو ملک یمین بھی نہ کہتا اسواسطے کہ عرب لفظ یمین خاص استیلا اور غلبہ اور قوت اور کمال اور عمدہ اشیا اور پاکیزہ مقامات پر بولتے ہین اور یا ملکت کی لفظ جسکے معنی بموجب قواعد نحو مضارع کے بالاتفاق ہین اور اوس سے رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی استعمال نکرتا ؛

فصل ہشتم آغاز اس رسالے مین منجملہ قواعد معاشرت و دادرسانی سلطنت آسمانی کے اونیس قاعدے بیان کیے ہین اوسمین اکثر بلکہ کل ایسے ہین جنکے ثبوت کی حاجت نہین ہی جو مسلمان ہین اور اونکو صدق ارادت مسلمانون سے ہی یا جنھون نے قرآن و حدیث سمجھکر پڑھا ہی و کتب سیر و آثار صحابہ و خلفاے راشدین مہدیین کی بلا تعصب مطالعہ کی ہین وہ تصدیق کرینگے کہ وہ سب باتین مسلمانون کی ہین مسلمان اگر اوسپر عمل کرتے ہین تو وہی تمام روے زمین کے باشندون سے افضل و اعلی و تربیت یافتہ و مہذب ہین اور جو اوسمین اپنی راے ملحدانہ اور غیر قوم کی تعلیم شامل کرتے ہین وہی بدترین مخلوق اور ناشایستہ و غیر مہذب ہین نہ اونکا ایمان درست اور نہ اونکو اسلام سے علاقہ کما قال اللہ تعالی و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ مگر قاعدہ چہارم کے دلائل ثبوت بمصلحۃ اس مقام پر ہم لکھتے ہین و باللہ التوفیق ؛

قاعدہ چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاے وطن کرنا یا اونکو بیچ کرنا یا اونکو چھوڑ دینا ؛

اس قاعدے مین باغیون کے واسطے چھہ حکم بیان کیے گئے ہین اول اونسے لڑنا دوم بعد

گرفتاری اونکو سزاے موت دینا سوم اسیر رکھنا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا چہارم جلاے وطن کرنا پنجم اونکو بیچ کرنا ششم اونکو چھوڑ دینا +

امر اول کا ثبوت آیات ذیل مین سیپارہ دوم سورہ بقر آیہ کریمہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ۝

ترجمہ اور لڑو اونسے جب تک باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بے انصافون پر +

یعنی بعد موقوف ہونے لڑائی اور ہو جانے بندوبست کے پھر اگر وہ لوگ کچھ فساد کیا چاہین تو اونکو مارنا چاہیے فقط +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والون کو +

یعنی جو لوگ نہ لڑین اونکو نہ مارو خواہ وہ بوڑھے ہون یا لڑکے یا عورت یا اور کوئی +

ایضاً وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ +

ترجمہ اور لڑو اللہ کی راہ مین اور جان لو کہ اللہ سنتا ہی جانتا +

سیپارہ پنجم سورہ نساء فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ط وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

تَصِيْرًا ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ +

ترجمہ سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب اور تمکو کیا ہی کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہی +

سیپارہ نہم سورہ انفال وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ +

ترجمہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ اونکے کام دیکھتا ہی +

سیپارہ دہم سورہ انفال يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ +

ترجمہ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا +

سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ +

ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر رہون ؛

اس آیت مین اللہ صاحب نے کتابیون پر اس سبب سے بھی غصہ فرمایا ہی کہ وہ حرام کو حرام نہین جانتے یعنی سور و شراب و ربا و منخنقہ وغیرہ کو تشیر مادر سمجھتے ہین ؛

پس اون مسلمانون کا حال کہان تک ابتر ہوگا جو اونھین کتابیون کی سیر پر پس خوردہ اونکی گردن مڑوڑی مرغی خود بلا وسواس نوش جان فرما کر دوسرونکو رغبت دلاتے ہین صدق اللہ ورسولہ والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لھم ؛

سیپارہ یازدہم سورۂ توبہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؛

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہی لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمے پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی ؛

ایضا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ؛

ترجمہ ای ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے اونپر معلوم ہو تمھارے

بیچ مین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھہ ہی ڈر والون کے ۞

امر دوم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر قال اللہ تبارک وتعالی وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین واقتلوہم حیث ثقفتموہم واخرجوہم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ولا تقاتلوہم عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلوکم فاقتلوہم کذالک جزاء الکفرین ۞

ترجمہ لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والونکو اور مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی اور نہ لڑو اونسے مسجد حرام پاس جب تک وہ نہ لڑین تمسے اوس جگہہ پر اگر وہ لڑین تو اونکو مارو یہی سزا ہی منکرون کی ۞

اس آیت مین لڑنے والون کے قتل کا ذکر ہی خواہ وہ حرم کے اندر لڑین یا باہر اور نہ لڑنے والو قتل کی صرف ممانعت ہی نہین ہی بلکہ خفگی بھی اسکی جملہ (ان اللہ لا یحب المعتدین) سے پائی جاتی ہی پس ثقفتموہم کے معنی الوجود علی وجہ الاخذ والغلبۃ کے جو تفسیر مدارک مین لکھے ہین نہایت صحیح ہین بیشک وہین لوگونکا قتل جملہ (واقتلوہم حیث ثقفتموہم) سے مقصود ہی جو لڑنے والے پکڑے اوین نہ دیگر اشخاص وہذا ہو المطلوب ۞

سیپارہ پنجم سورہ نسا ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا قومہم کلما ردوا الی الفتنۃ ارکسوا فیہا فان لم یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیہم فخذوہم واقتلوہم حیث ثقفتموہم واولئکم جعلنا لکم علیہم سلطانا مبینا ۞

ترجمہ اب تم دیکھوگے ایک اور لوگ چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے بھی اور اپنی قوم سے بھی جس بار بلائے جاتے ہین فساد کرنے کو اولٹ جاتے ہین اوس ہنگامے مین پھر اگر تمسے کنارہ نہ پکڑین اور صلح نہ لاوین اور اپنے ہاتھ نہ روکین تو اونکو پکڑو اور مارو جہان پکڑ پاؤ اور ان پر ہمنے تمکو دی سند صریح ✽

اس آیت مین بھی وہی لفظ ثقفتموہم کی ہی جسکے معنی ہم اوپر بیان کر چکے ہین ✽

ایضاً وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۵ ✽

ترجمہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جیسے وہ ہوے پھر سب برابر ہو جاؤ سو تم اونمین کسیکو نہ پکڑو رفیق جب تک وطن چھوڑ آوین الله کی راہ مین پھر اگر قبول نہ رکھین تو اونکو پکڑو و مارو جہان پاؤ اور نہ ٹھہراؤ کسیکو رفیق و نہ مددگار ✽

اس آیت مین اگرچہ لفظ وجدتموہم کا ہی مگر مطلب وہی ہی جو ثقفتموہم سے نکلتا ہی ✽

سیپارہ دہم سورہ انفال الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۵ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ✽

ترجمہ جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پکڑ پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین ✽ مسلم الثبوت ہی کہ یہ آیت یہود بنی قریظہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور بعد اسیر ہونے کے اونکی گردنین ماری گئین ہین اور بقیۃ السیف لونڈی و غلام بنائے گئے اور بعضے چھوڑ دیے گئے

اگر یہ آیت قبل وقوع اوس واقعے کے نازل ہوچکی تھی یا عین معرکے مین نازل ہوئی اور اوسکا مطلب فقط تیز تر کردینے سے تھا تو پنچایت سعد ابن معاذ کی خلاف حکم خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی اور ایک جماعت کثیر کا بعد گرفتاری قتل کرنا فقط ایسے شخص کی رائے سے جو معصوم نہ تھا نامناسب تھا گو وہ اسیران اونکے حکم سے راضی بھی کیون نہون عقل قبول نہین کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کو جائز رکھتے اسواسطے کہ جنگ بدر کے قیدیون کو حسب رائے بعض اصحاب کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اوسپر کیا کچھہ خفگی خدا کی ہوئی تھی کیا پھر وہ خلاف مرضی خدا کے کوئی کام کرتے ہرگز ہرگز نہین اور اگر یہ آیت بعد واقعہ بنو قریظہ اور اوس ماجرے کے جو اونکے ساتھہ ہوا نازل ہوئی ہو تو شرد کا لفظ جو صیغہ امر ہی اوسکی تعمیل کا حکم واقعہ گذشتہ کی نسبت یعنی چہ ✝

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مطلب اس آیت کا جیسا تفسیر کشاف و تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وہی ٹھیک ہی اور سعد ابن معاذ کی پنچایت بوجہ موافقت اوس حکم الہامی کے ماننا مطابق واقعہ کے ہی پس وہ روایت صحیح بخاری کی جسمین لکھا ہی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ بہ نسبت اوس روایت کے جسمین بحکم الملک بکسر لام یا ملک بفتح لام لکھا ہی زیادہ صحیح ہی ✝

تفسیر کشاف فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ فَفَرِّقْ عَنْ مُحَارَبَتِكَ وَمُنَاصَبَتِكَ بِقَتْلِهِمْ شَرَّ قِتْلَةٍ وَالنِّكَايَةِ فِيهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ حَتّٰى لَا يَجْسُرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ بَعْدَهُمْ اِعْتِبَارًا بِهِمْ وَاِتِّعَاظًا بِحَالِهِمْ ✝

ترجمہ فشرد بہم من خلفہم کے معنی یہ ہین کہ لڑنے سے اور دشمنی آشکارا کرنے سے ساتھہ قتل کرنے کے بری طرح قتل سے اور اونمین قتل اور جرح ڈالنے سے باقی کافرون کو جو اوسکے سوا ہین پراگندہ کردو تا اوسکے بعد پھر کوئی اونکا حال دیکھکر جرأت نہ کرسکے اور اونکے حال سے نصیحت پکڑے ✝

تفسیر معالم التنزیل فشرد بہم من خلفہم قال ابن عباس فنکل بہم من ورائہم وقال سعید بن جبیر وانذر بہم من خلفہم واصل التشرید التفریق والتبدید معناہ فرق بہم جمع کل ناقض للعہد ای افعل بہؤلاء الذین نقضوا عہدک وجاؤا لحربک فعلا من القتل والتنکیل یتفرق منک ویخافک من خلفہم من اہل مکۃ والیمن ✦

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہی کہ عہد توڑنے والون کے بعد جو لوگ ہین اونکی عبرت گردانندی ساتھ اونکے اور سعید بن جبیر کا قول ہی کہ جن لوگون نے ابھی عہد نہین توڑا اونکو ڈراوے ساتھہ اونکے تشرید کے معنی اصل مین متفرق کر دینے اور دھمکانے کے ہین پس معنی یہ ہوے کہ تمام لوگونکو جو عہد توڑنے کا خیال رکھتے ہین متفرق کر دے اور جن لوگون نے عہد توڑا اور لڑنے کو آئے ہین اونکے ساتھ اسطرح قتل کرنا اور عقوبت دینا کہ جو لوگ عہد توڑتے ہین اونکے پیچھے ہین یعنی اہل مکہ و یمن وہ بھی پشیمان ہو جائین اور ڈر جائین ✦

بعضے خیال کرتے ہین کہ اس آیت سے کوئی صاف حکم قیدیون کے قتل کا نہین نکلتا بلکہ جو کافر عہد شکنی کرکے لڑنے کو آمادہ ہوئے اونکے ساتھہ اسطرح پیش آنے کو فرمایا جس سے اورونکو عبرت ہو تو یہ اونکی خوش فہمی ہی اسواسطے کہ عہد توڑکر جو لڑنے کو آمادہ ہوئے اور پکڑے گئے اونکے قتل اور عقوبت کرنے کا حکم تو اس آیت مین ہی جو ہم لکھہ چکے اور عہد توڑکر لڑنے والون کے حق مین ایک اور آیت اوسی سیپارہ اور سورۂ توبہ مین ہی وہی ہذہ و ان نکثوا ایمانہم من بعد عہدہم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انہم لا ایمان لہم لعلہم ینتہون الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانہم وہموا باخراج الرسول وہم بدؤکم اول مرۃ اتخشونہم فاللہ احق ان تخشوہ

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۞ +

ترجمہ اور اگر توڑین اپنی قسمین عہد کیے پیچھے اور عیب لگاوین تمہارے دین مین تو لڑو کفر کے سرداروں سے اونکی قسمین کچھہ نہین شاید وہ باز آوین کیون نہ لڑو ایسے لوگون سے کہ توڑین اپنی قسمین اور فکر مین ہین کہ رسول کو نکال دین اور اونھون نے پہلے چھیڑ کی تمسے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمہارے ہاتھون اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگون کے اور نکالے اونکے دل کی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہیگا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا +

پس اگر دونون آیتونکا ایک ہی مطلب تھا تو تکرر بیان کی کوئی وجہ نہین تھی +

یہانتک تو ثبوت آیات قرآن سے لکھا گیا اب حدیث بخاری کی سُنیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ خُزَيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلَ يَقُوْلُوْنَ صَبَانَا صَبَانَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهٗ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ +

ترجمہ روایت کی ابن عمر نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد ابن ولید کو طرف بنی خزیمہ کے

پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ اسلام لائے ہم اور کہنا شروع کیا کہ بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے ہم پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اور قید کرنا اور دے دیا ہر شخص کو ہم مین سے اوسکا قیدی یہانتک کہ گذرا ایکدن حکم دیا خالد نے کہ قتل کرے ہم مین سے ہر شخص اپنے قیدی کو پس کہا مین نے بخدا نہ قتل کرونگا مین اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو تا اینکہ آئے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسکو پس اوٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور فرمایا دو مرتبہ یا الٰہی مین ظاہر کرتا ہون بیزاری طرف تیرے اوس امر سے کہ کیا خالد نے روایت کی اسکی بخاری نے ؛

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد گرفتاری قتل قیدیونکا فتح کے بعد بھی جاری تھا مگر رسالہ ابطال غلامی مین لکھا ہی کہ یہ خالد کا قصور ہی جو اونھون نے قیدیون کے قتل کا حکم دیا اور بہتیرے اصحاب جو اوس لشکر مین تھے اونھون نے قتل کرنے قیدیون سے انکار کیا اونکو اسکی ممانعت معلوم تھی اور پھر یہ لطیفہ لکھا ہی کہ خالد اونکے مقصد کو صبانا کی لفظ سے نہ سمجھے اب ہم پوچھتے ہین کہ وہ تو صبانا کی لفظ سے بے دینی سمجھے تھے آپ کیا سمجھے اگر بے دینی آپ بھی سمجھے تو خالد کا کیا قصور ہی اور اگر اسلام سمجھے [اور بیشک نہی سمجھے] تو اونکا مسلمان ہونا یقینی تھا پھر اونکا بچا ہو قتل نکرنا برعایت آیۂ من وفدا کے کس وجہ سے آپ بیان کرتے ہین یہ آپہی کی بے دینی و کج فہمی اور آپ کا قصور ہی یا نہین حقیقت یہ ہی کہ جب بنی خزیمہ مین قتل و اسر ہونے لگا تو اوس گھبراہٹ مین کسی نے اونکا کہنا سنا کسی نے نہ سنا جب وہ لوگ گرفتار ہو کر ایکدن رہے تب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہین اوسوقت بعضون نے بحکم لا طاعۃ فی معصیۃ اونکے قتل سے انکار کیا کچھ انکار کرنے کی وجہ آیت من و فدا نتھی افسوس کہ مولوی عبد اللہ خان خالد بن ولید کے پوتے[سلہ] دنیا مین نرہے ورنہ وہ تھے کہ سید احمد خان کی اس خودرائی کی داد اونکے گلوے مبارک پر

سلہ [illegible] افغان اپنی نسل خالد بن ولید سے ملاتے ہین واللہ اعلم صحیح کیا ہی ۱۲

جسمین شاید تمام اس قسم کی روشن رائین بھری ہوئی ہین کمال نیازمندی سے بوسہ دیتے +

اور سوم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قال اللہ تبارک وتعالی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ +

ترجمہ پہر جب گذر جائین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہہ اونکی تاک پر +

اس آیت مین قتل مشرکونکا جہان ملین اور استرقاق اونکا اور گھیرنا اونکا جدا جدا ذکر ہی خذوہم کا لفظ دلالت اونکے استرقاق پر کرتا ہی جیسا کہ واحصروہم سے گھیرنا اونکا پایا جاتا ہی خذوہم کی تفسیر واسروہم سے کی گئی ہی جیسا کہ واحصروہم کی واحبسوہم سے چنانچہ تفسیر بیضاوی سے ہم لکھتے ہین وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخِيْذُ الْاَسِيْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاحْبِسُوْهُمْ وَحِيْلُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ كُلَّ مَمَرٍّ لِئَلَّا يَتَبَسَّطُوْا فِي الْبِلَادِ +

تفسیر مدارک وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخْذُ الْاَسْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ قَيِّدُوْهُمْ وَامْنَعُوْهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْبِلَادِ +

ترجمہ خذوہم کا لفظ جو اس ایت مین ہی اوسکے معنی اسروہم کے ہین یعنی انکو بردہ کرلو اسلیے کہ اخیذ کے معنی پکڑے ہوئے کے ہین اور واحصروہم کے معنی یہ ہین کہ اونکو قید رکھو اور کافرونکے اور مکہ معظمہ کے درمیان مین روکاؤ ہو جاوے واقعدوا لہم کل مرصد کے یہ معنی ہین کہ اونکے رستے روک لو تاکہ وہ ملکون مین پھیل نہ سکین +

تفسیر معالم التنزیل وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ اَيْ اِحْبِسُوْهُمْ قَالَ

اِبْنِ عَبَّاسٍ يُرِيْدُ اَنْ تُحْصِنُوْا فَاحْصُرُوْهُمْ اَىْ اِمْنَعُوْهُمْ مِنَ الْخُرُوْجِ ؛
تفسير احمدى مَعْنَى الْاٰيَاتِ اِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ الَّتِىْ اُبِيْحَ فِيْهَا لِلنَّاكِسِيْنَ اَنْ يَسِيْحُوْا فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَغْصُوْكُمْ وَظَاهَرُوْا عَلَيْهِمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ مِنْ حِلٍّ اَوْ حَرَمٍ وَخُذُوْهُمْ اَىْ اَسِرُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ اَىْ قَيِّدُوْهُمْ وَامْنَعُوْهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِى الْبِلَادِ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اَىْ كُلَّ مَمَرٍّ مُجْتَازٍ تَرْصُدُوْنَهُمْ ؛

ترجمه معنى آيت كے يه هين كه جب وه مهينے جنمين لڑائى منع هى اورجسمين عهد توڑنے والونكو پهرنا منع نهين هى گذر جائين تو اون مشركونكو جنهون نے تمهارى تقصير كى هى اور تمپر غلبه كيا هى قتل كر دو جهان اونكو پاؤ حرم كے باهر يا حرم كے اندر اور اونكو برده كرلو اور اونكو قيد كرو اور شهرون پر تصرف نكرنے دو اور هر جگهه اونكى گهات مين بيٹهو جس رستے وه جايا چاهين ؛

ان تفسيرون سے خذوهم اور واحصروهم كا فرق باعتبار لغت كے ظاهر هوگيا اور لغت مين اسير بمعنى برده كے بهى آئے هين اور قرآن شريف كى اور آيتون سے پايا جاتا هى كه اخيذ كے معنى كبهى برده كے ليے گئے هين چنانچه سيپاره سيزدهم سوره يوسف مين حق سبحانه تعالى بذيل قصه برادر يوسف عليه السلام كے فرماتا هى قَالُوْا فَمَا جَزَاؤُهٗ اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِيْنَ ترجمه پهر كيا سزا هى اوسكى اگر تم جهوٹے هو يعنى اگر تمهين سے چورايا هو تو كيا تمهارى سزا هو قَالُوْا جَزَاؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَاؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ترجمه كهنے لگے اسكى سزا يه كه جسكے بوجهه مين پائى وهى جاوے اوسكے بدلے مين هم يهى سزا ديتے هين گنهگارون كو يعنى چور كو جتنے دنوں تك غلام كر ليتے هين فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاۗءِ اَخِيْهِ پهر شروع كيا يوسف نے اونكى خرجيان ديكهنى پهلے اپنے بهائى كى خرجى سے ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ

پیچھے وہ باس نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی کَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ یون داؤن بتایا ہمنے یوسف کو مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو قانون انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ہم درجہ بلند کرتے ہین جسکو چاہین وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ اور ہر خبر والے سے اوپر ہے ایک خبردار +

پھر اوسکے بعد حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ کہنے لگے ای عزیز اسکا باپ ہے بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہمسے اوسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہے احسان کرنے والا قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائین اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے + ہین جب غذوہم کے بعد واحصروہم آگیا جسکے ٹھیک معنی واحبسوہم کے ہین تو خذوہم سے استرقاق ہی سمجھا جائیگا نہ کچھہ اور کیونکہ ایک آیت سے دوسری آیت کی تفسیر بہت ٹھیک سمجھی جاتی ہے ہر گاہ آیہ پارہ پنجم سورہ نساء وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ الخ وسیپارہ بست ودوم سورہ احزاب لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ الخ جسکا بیان ہو چکا اور نیز اس آیت سے رقیت مستقلہ واسترقاق ثابت ہوا تو اب دیکھنا چاہیے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت مہد مین بھی اسکا عمل درآمد تھا یا نہین ہمارے علما کہتے ہین کہ ضرور تھا چنانچہ دو چار واقعے اوس زمانے کے بطور مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر نقل کیے جاتے ہین +

اول منجملہ سبایا بنو قریظہ کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود تصرف مین

بطور ملک یمین رہین بعضے جاہل شبہہ کرتے ہین کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اپنے
تصرف مین لا ہی چکے تھے تو اونسے پیغام نکاح کرنے اور اونکے انکار کرنے کی کچھہ وجہ معقول نتھی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے اونپر کچھہ تصرف نہین کیا یہ فقط مورخین کی بدگمانی ہی یہ تو
شبہہ بالکل واہیات ہی اسواسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسبب عادت واخلاق
اپنے اونکی شرافت اور خوبصورتی پر نظر کرکے اونکی عزت ووقار کے واسطے منظور تھا کہ اونسے
نکاح کیا جاے لیکن اونھون نے خود منظور نہین کیا اور حرم رہنا پسند کیا اگر اس بات کو کوئی
غیر واقعہ سمجھے تو اوسپر فرض ہی کہ اونکا نکاح کسی اور سے ثابت کرے جہان عورت کا تمام عمر
بے نکاح پیغمبر کے گھر مین رہنا ایک ایسا امر ہی جسکو عقل تجویز نہین کرتی کیونکہ یہ فعل خلاف مرضی
خالق کے تھا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ
وَاِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
دوم سبایا جنگ حنین کے جو قریب چھہ ہزار کے تھے قصہ اونکا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے اور فتح نصیب اولیاے دولت کے ہوئی تو بہت مال مسلمانون کے
ہاتھہ لگا اور ہزارون زن وبچہ گرفتار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کو مقام
جعرانہ مین بسپردگی مسعود ابن عمر الغفاری کے بھیجدیا اس غرض سے کہ آپ جب تک طائف سے
لوٹ نہ آوین وہ وہین رہین پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے تشریف لائے
تو تمام اموال وسبایا کو مسلمانون پر تقسیم کردیا بعد اوسکے چند لوگ قبیلہ ہوازن سے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکی گفتگو کا حال بخاری نے یون لکھا ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَآءَ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ
اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْیَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ انْتَظَرَهُمْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّي قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى
نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يَفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا
ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ
مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ
اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ
سَبْيِ هَوَازِنَ ۞

ترجمہ جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا
کہ اونکا مال اور اونکے قیدی اونکو پھیر دیے جائیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے
اور اونسے فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہیں تم دیکھتے ہو اور ٹھیک بات کہنا مجھے پسند ہے تم
دونوں میں سے ایک چیز اختیار کرلو یا تو قیدی لے لو یا مال ہی سے لو اور بیشک میں نے تاخیر کی تھی
تمہارے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتظار کیا تھا اونکا کچھ کم دس رات تک

جب لوٹے تھے طائف سے غرض جب اون لوگون کو معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دونون چیزین نہین پھیر دینگے مگر ان مین سے ایک پھیر دینگے تو اونھون نے کہا کہ ہم قیدیون کو
چاہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف کی
جسکا وہ مستحق ہی پھر بعد اوسکے فرمایا کہ یہ تمھارے بھائی توبہ کرکے آئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اونکے قیدی اونکو پھیر دون پس جس کسیکو یہ بات اچھی لگے وہ کرے اور جو شخص چاہے کہ
اپنا حصہ نچھوڑے تو وہ ویسا ہی کرے یہان تک کہ دیا جائیگا اوسکا حق اون قیدیون سے
جو سب سے اول خدا ہمکو دیگا لوگون نے کہا کہ ہم پسند کرتے ہین اس بات کو یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کس نے تم مین اس بات کی اجازت دی اور کس نے نہین تم جاؤ تاکہ تمھارے
چودھری آکر کہین سب لوگ گئے اور اپنے اپنے سرگروہون سے کہا پھر وہ لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور اطلاع کی کہ سب لوگ پسند کرتے ہین اور اجازت دیتے
ہین اس امر کی جسکی اطلاع ہمکو ہوئی ہوازن کی سبایا کے باب مین اور اسی قصے کو جمال الدین محدث نے
کتاب روضۃ الاحباب مین یون نقل کیا ہی و در اخبار صحیحہ بہ ثبوت پیوستہ کہ در منزل جعرانہ چہاردہ کس
و بروایتی بست و چہار کس از ہوازن آمدند مسلمان بنزد آنحضرت و خبر دادند اسلام سایر قوم خویش
و نہ نفر از اشراف آن قبیلہ در ان میان بودند از انجملہ ابو برقان عم رضاعی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پیشوای ایشان ابو صرد زہیر ابن صرد سعدی بود بمجلس آن سرور در آمدند و گفتند یا
رسول اللہ از کرامت امید آمدایم کہ اموال و سبایای مارا بما باز گردانی چہ در میان سبایا عمات
و خالات رضاعی و حواضن تو اند کہ کفالت و نگہداشت تو نمودہ اند و اگر ما کفالت و حضانت
حارث ابن ابی شمر غسانی و نعمان ابن المنذر کردہ بودمی و ایشان را بہ نسبت ما اینحال بودی کہ ترا
اکنون نسبت بما واقعہ است ہر آئنہ کہ امید بملاطفت و مرحمت ایشان میداشتیم و حال آنکہ تو

بهترین مکفولانی چشم آن داریم که ما را بمال و زن و فرزند ما بنوازی و چاره کار ما بسازی شعر تو
شاه کریمی من افتاده بدر دم + امید از لطف تو محروم نگردم + گویند زهیر بن صرد این ابیات گفته
که بعضی از آن ابیات اینست اشعار اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کَرَمٍ + فَاِنَّکَ
الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَ نَنْتَظِرُ + اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ + مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا
فِیْ دَهْرِهَا غِیَرٌ + اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٍ قَدْ کُنْتَ تَرْضَعُهَا + اِذْ فُوْکَ تَمْلَؤُهُ مِنْ
مَحْضِهَا الدُّرَرُ + سید عالم صلی الله علیه و آله وسلم فرمود که من تاخیر قسمت غنائم کردم بسبب شما و
چشم آن میداشتم که شما بیائید و درین باب سخن گوئید و شما دیر کردید اکنون با من جماعتی مردم اند که می بینید
و دوست ترین سخن نزد من راست ترین آنست پس اختیار کنید یکی از دو چیز را یا اموال یا سبی را
هر کدام که دوست تر میدارید ایشان گفتند ما را میان حسب و مال مخیر ساختی و حسب نزد ما بهتر است
از مال و ما برای گوسپند و شتر سخن نگوئیم زن و فرزند بگذاریم اختیار سبایا کردیم حضرت فرمود آنچه
نصیب بنی هاشم و بنی عبد المطلب است بشما گذاشتیم و برای شما از مردمان در خواهم که
از حصص و انصبای خویش بگذرند چون نماز پیشین بگذارم برخیزید و بگوئید یا رسول الله خدا را
نزد مسلمانان وسیله و شفیع می سازیم که زنان و فرزندان ما را بما باز دهند بعد از آن برای شما از مسلمانان
درخواست کنم ایشان بموجب فرموده عمل نمودند حضرت در مجمع اصحاب برخاست و ثنای حق تعالی چنانکه
لائق او بود بتقدیم رسانید آنگاه فرمود بدرستیکه برادران شما نزد ما آمده اند تائب و مسلمان و رای من
بران قرار یافته که سبی ایشان را باز دهیم پس هر کس که دوست میدارد بطیب نفس خود اینچنین باید که
چنین کند و هر کس که دوست میدارد که بر حظ نصیب خود باشد تا ما عوض آنرا بدو دهیم از اول فیئی که
حق تعالی بما دهد باید که چنان کند مردمان گفتند یا رسول الله همه اینمعنی را بطیب نفس خود قبول کردیم
الی عوضی فرمود من راضی را از غیر راضی نمیدانم یعنی شاید که بعضی راضی نباشند شما بروید تا عرفای

شما بیایند وبا ما دربنباب سخن گویند مردمان بازگشتند وعرفای ہر قومی با ایشان ازان باب سخن گفتند انگاہ بنزد حضرت آمدند وخبردار گردانیدند ویرا ازآنکہ ہمہ مردم راضی اند وبطیب نفس خود قبول [یعنی] نمودند ودر روایتی آنکہ او سر در مجمع فرمود انچہ حصۂ من وبنی ہاشم ست بایشان بازدادم مہاجر[ان] برخاستند وگفتند انچہ حصۂ ماست ازآن رسول ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانصار نیز مثل این گفتند اقرع ابن حابس تمیمی برخاست وگفت من وبنو تمیم باین راضی نیستیم وعیینۃ بن حصن فزاری گفت من وفزارہ باین راضی نیستیم وعباس بن مرداس گفت من وبنو سلیم باین راضی نیستیم وبنو سلیم گفتند انچہ نصیب ماست ازآن رسول ست ہرجا کہ خاطر مبارکش خواہد بدہد حضرت فرمود ہرکہ راضی نیست من ویرا بازای ہر انسانی ازسبی کہ نصیب اوست شش شتر بدہم ازاول فئی کہ حق تعالی بما ارزانی دارد پس تمام سبی ہوازن را بایشان باز دادند انتہی بلفظہ ؛

مسلمان یہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کم دس رات تک انتظار کرنا سرداران قبیلۂ ہوازن کا اور وقت درخواست رد اموال وسبایا کے یہ عذر پیش کرنا کہ میرے ساتھیونکو تم دیکھتے ہو [یعنی بعد تقسیم بغیر رضامندی اونکی مین فقط اپنے اختیار سے کچھ نہین کرسکتا] پھر اونسے یہ کہنا کہ تم دو چیز سے ایک اختیار کرو یا لڑکے بالے لیلو یا مال ہی لو اور اونکا یہ سمجھنا کہ حضرت دونون چیزین واپس نکرینگے مگر کوئی ایک پھر سبی کا اختیار کرنا اور اونکے واسطے حضرت کا لوگون سے اپنے ساتھیو[ن] سفارش کرنا اور یہ فرمانا کہ مین چاہتا ہون کہ اونکے لڑکے بالے واپس کردون پس جو شخص اسکو منظور کرے بہتر ہی اور جو مفت نہ واپس کرنا چاہے اوسکو ہم جب کبھی حق سبحانہ تعالی ہمکو کچھ دیگا معاوضہ دینگے پھر منظور کرنا ساتھیونکا اور اونکے سرگروہونکا یہ بیان کرنا کہ سبایا ہوازن کے رد کرنے کی سب لوگ اجازت بخوشی دیتے ہین ؛

یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ حضرت نے سبایا واموال کو لشکریون پر تقسیم کردیا تھا او

اور جبکہ ایک روایت مین صاف صاف یہ آیا ہی کہ حضرت نے اپنا اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا حصہ بخش دیا اوس سے تو تقسیم ہونے مین کچھہ شبہہ باقی رہتا ہی نہین ہی +
پس غور کا مقام ہی کہ اگر لونڈی غلام بنانا آیت من و فدا سے جائز ہی نرہا تھا تو تقسیم کرنا آنحضرت کا کس راہ سے تھا +

اور جو بادہ غروراۓ سے مخمور و نشہ شراب خودپسندی سے چور ہی اوسکے بیہودہ خیالات و ہذیانات کا یہ مفہوم ہی کہ یہ ساری گفت و شنید قبیلہ ہوازن کی محض اسواسطے تھی کہ قیدی احسانا چھوڑ دیے جائین فدیہ اونسے نلیا جاوے مگر یہ بالکل حق پوشی و سراسر تعصب اوسکا ہی + ہم پوچھتے ہین کہ اوسنے یہ بات کہان سے پیدا کی اور حدیث بخاری کی کس لفظ سے اوسنے ایسا استنباط کیا اور انتظار کرنا آنحضرت کا کچھہ کم دس رات تک کس وجہ سے تھا اور بالفرض اگر یہ بھی بات تھی تو اونکو کیا اتنی سمجھہ نتھی کہ اگر وہ واپسی مال و دولت کی تمنا کرتے تو مال بھی ملتا اور لڑکے بالے بھی اسواسطے کہ لڑکے بالے تو بقول سید احمد خان کے قیدرہ ہی نہ سکتے تھے اگر فدیہ ندیتے تو احسانا چھوٹ جاتے +

سوم سارے بنی تمیم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین لونڈی غلام بنائے گئے منجملہ اونکے ایک لونڈی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین تھی حضرت نے اوسکو بوجہ ہونے اولاد اسمعیل کے آزاد کرا دیا اور بعض روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردہ کا آزاد کرنا تھا تو جب بنو تمیم کے سبایا آئے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انمین سے آزاد کرو ان دونون روایتون مین جو لفظ سبی و عتق کی ہی عام معنی اوسکے ظاہر ہین اگر کوئی خاص معنی استعمال کرنا چاہے تو اوسکی وجہ تبلانا اوسکے ذمے ہی اور دونون روایتین یہ ہین — بخاری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُهَا فِيهِ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ وَ كَانَتْ فِيهِمْ مِنْهُمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِي ترجمہ ابوہریرہ سے کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ اونکی نسبت تین باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین آپ اونکے حق مین فرماتے تھے کہ میری تمام امت سے زیادہ سخت ہونگے دجال پر اور اونھین لوگون مین ایک عورت عایشہ کی لونڈی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو آزاد کردو کہ وہ اسمٰعیل کی اولاد مین سے ہی اور اونکے پاس سے جب صدقات آئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک قوم کے صدقات ہین یا فرمایا کہ میری قوم کے صدقات ہین کشف الغمہ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَذْرٌ رَقَبَةٍ فَجَاءَ سَبْيٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِي مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا جب بنی تمیم کے لونڈی غلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے آزاد کردے ؛

چہارم اساری بنی قریظہ ان قیدیوں کا لونڈی غلام ہونا خود سید احمد خان رسالہ ابطال غلامی مین قبول کرتے ہین لہذا اس باب مین ہمکو کچھ اور لکھنے کی حاجت نہین ہی قصہ اوسکا جسکو دیکھنا ہو صحیح مسلم مین دیکھ لے ؛

ہمنے قاعدہ چہارم مین باغیون کی سزا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا لکھا ہی سو جزو اول کا ثبوت ہم دے چکے ہین فقط اسقدر باقی ہی کہ اسیر رکھنے کی تعبیر ہمنے لونڈی غلام بنانے سے کس وجہ سے کی اور جزو دوم کا ابھی ثبوت دینا باقی ہی اسلیے اب ہم دونون باتونکا ثبوت پیش کرتے ہین اول جاننا چاہیے کہ فی اور غنیمت کے معنی اصطلاحی اور اونمین فرق کیا ہی

غنیمت

واضح ہو کہ غنیمت اوسکو کہتے ہین جو دین کی لڑائی مین کافرون سے ہاتھ لگے پھر اگر اوسکو مسلمانون نے امیر کے پاس جمع کر دیا اور بحسب صوابدید امیر کے اوسمین حصہ لگایا گیا تو اوسکو اسوقت کی بول چال مین ضبطی کہین گے اور فی اوسکو کہتے ہین کہ بعد لشکر کشی مسلمانون کے کافرون سے بلا لڑائی کچھ حاصل ہو یا کافر بلا لشکر کشی مسلمانون کو دبکر خود نذر کرین پس بعد حضرت نے غنیمت اور فی دونون مسلمانون کو حلال کر دیا ہی چنانچہ ارشاد فرمایا ہی سیپارہ دہم سورۂ انفال

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہی

ایضًا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جسدن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہی

اندنجملہ سیپارہ بست و ششم سورۂ انا فتحنا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ ہی

ایضًا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۝ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ○ ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس
درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جی مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک
اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتو
تم اونکو لوگے سو شتاب ملادی تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا
مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی
وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ○

ازانجملہ سیپارہ بیست و یکم سورہ احزاب وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ
فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ۝
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ○ ترجمہ اور اوتار دیا جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے
اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنونکو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو
بندی کیا اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے
تمنے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ○

یہ آیت یہود بنی قریظہ کے معاملے مین نازل ہوئی اللہ صاحب نے اونکے قتل ہونے اور اسیر ہونے
اور اونکے مال و دولت و جائداد و گھر بار ضبط ہو کر مسلمانون کے قبضے مین در آنے کا ذکر فرمایا
حدیث بخاری و مسلم سے جسکو ہم آگے نقل کرینگے ثابت ہی کہ یہ تینون سزائین اونکی بعد گرفتاری
کے ہوئی تھین اور اسیر ہونا اونکا یہ تھا کہ بال بچے اونکے لونڈی و غلام بنائے گئے تھے تو اب
اسمین کیا محل گفتگو کسیکو باقی رہگیا ○

مگر ہم یقین کرتے ہین کہ پھر بھی بعضے کج بحثی سے یہ کہینگے کہ یہ سب کچھ سعد ابن معاذ کی پنچایت سے ہوا تو اونکو ایک لمحے کے لیے تعصب چھوڑکر ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی پنچایت جسکو خدا اور رسول نے پسند کی اور قرآن مجید مین بصراحت اوسکے جواز کا فتوی دیا کیون ہم مسلمانون کو نہ ماننا چاہیے اور کیون ایسا مضبوط فیصلہ واقعات آیندہ کے واسطے نظیر نہ سمجھنا چاہیے ✝

غرض اس آیت سے تینون سزاؤنکا ثبوت کامل ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اسیر کرنے سے غرض لونڈی غلام بنانے سے ہی ✝

امر چہارم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الخ ترجمہ مارو اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکال دیا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی ✝

اس آیت مین کافرون سے وطن چھوڑانے کا اختیار مسلمانونکو دیا گیا ہی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود بنی نضیر و بنی قینقاع و بنی حارثہ و کل یہود کو مدینے سے نکال دیا تھا چنانچہ قصہ اسکا بروایت بخاری و مسلم کے یون ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيْرُ وَقُرَيْظَةُ فَاَجْلَى بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَاۤءَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ بنی نضیر و بنی قریظہ لڑے بنی نضیر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلا وطن کردیا اور

بنی قریظہ کو احسان رکھکر آباد رہنے دیا یہانتک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تب اونکے مردون کو
مار ڈالا اور اونکی عورتین اور بچے اور مال مسلمانون کو بانٹ دیا مگر بعض لوگ جو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے وہ اس سے بچے اور مسلمان ہوئے اور مدینے کے تمام
یہود بنی قینقاع جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھے اور یہود بنی حارثہ اور تمام مدینے کے یہودون کو
جلا وطن کر دیا ؛

اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ لڑنے والونکو مارنا یا لونڈی غلام ہی بنانا ضرور
نہین بلکہ بحسب موقع جلا وطن بھی کرنا درست ہی دوسرے امیر کو اختیار ہی کہ لڑنے والون سے جسکو
چاہے رہنے دے اور جسکو چاہے نکال دے سوم قبل واقعہ قتل بنی قریظہ کے آیت منّ و فدا نازل
ہو چکی تھی تب اونکو اول مرتبہ حضرت نے احسانًا چھوڑ رکھا تھا چہارم باوجود اسکے کہ آیت
منّ و فدا نازل ہو چکی تھی حضرت نے بنی قریظہ کو بعد گرفتاری اونکے نقض عہد پر قتل بھی کیا
اور اونکے بال و بچون و مال و دولت کو بھی مسلمانون کو بانٹ دیا ؛

امر پنجم کا ثبوت سیپارہ دہم سورۂ توبہ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ ۝ ترجمہ لڑو
اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور
اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ
سے اور وہ بیقدر ہون ؛

جزیہ لینا کافرون سے بیقدری کے ساتھ اور اونکو پہلے سلام نکرنا اور راہ مین اونکو تنگ کرنا اور اونکو
دل سے نجس جاننا اور اونکو ساتھ نکھلانا اور اونکی وضع اور اونکا اخلاق پسند نکرنا وغیرہ ذلک اونکا حق کرنا ہی کہ

تاکہ مسلمان ہوکر نجات ابدی حاصل کرین اور اخروی عذاب سے جو کسیطرح کبھی موقوف یا کم نہوگا
محفوظ رہین مسلمان یہ سب کچھ اونکی فلاح دارین کی نظر سے اونکے حق مین خیرخواہی کرتے ہین
اور جناب باری مین صبح وشام بگریہ وزاری اسطرح دعا مانگتے ہین اَللّٰھُمَّ اہْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ
لَایَعْلَمُوْنَ کیا یہ دوستی و محبت نہین ہی اور اونکو ہماری اس دلسوزی کا شکر نہ ادا کرنا چاہیے
پھر تم ایسے دانشمند ہوکر بمقابلہ اخلاق محمدی وسیدھی سچی بے تکلف وضع مسلمانون کی کافرون کی کج
وضع اور اونکا اخلاق پسند کرتے ہو اور اپنے اسلاف و اخلاف کو بوجہ اس ترشروئی و بیمصلحتانہ
کے برا کہتے ہو اور اونکے ساتھ اونکے طور پر کھانا اور اونسے صاحب سلامت مین ابتدا کرنا
اور اونکو مہذب و شایستہ و مکرم سمجھنا فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ باعث اپنی تہذیب اور شایستگی کا
جانتے ہو اور اونسے اظہار موالات و مواخات بیموقع کیا کرتے ہو یہ سب کچھ نہ فقط اونکی حکومت
کی وجہ سے جو انسان کو ایسی حالت مین ناگزیر کرنا پڑتا ہی بلکہ اپنی حب قلبی سے کرتے ہو تف تمھاری
سمجھ اور زروقت تمھاری دانشمندی پر یہ فعل اور دعوی مسلمانی اور یہ مونہہ اور اڈھاسے ہیہ دانی
کون عاقل تمھاری بات سنےگا اور کون ایماندار تمھاری پیروی کریگا شعر کس نیاید بزیر سایۂ
بوم * گر ہما از جہان شود معدوم *
ہم خیال کرتے ہین کہ تمکو کافرون سے رغبت و مسلمانون سے نفرت فقط اس سبب سے
ہی کہ تمھاری استعداد دینی غلبہ ہوا و ہوس و حرص نعمت دنیوی سے بالکل زائل ہوگئی ہی اور
سینہ پرکینہ تمھارا دوستی ایمان سے خالی ہوگیا ہی کہ تمکو دوست و دشمن کی پہچان اور نفع
و نقصان کی دریافت کی قدرت باقی نہین ہی تمھارا دل بیشک شریعت محمدی کے محکوم رہنے کو
نہین چاہتا ورنہ کیا تمکو اتنی سمجھ نہ تھی کہ مسلمانون سے بڑھکر دنیا مین اور کون ایسا خیرخواہ
خلائق ہی جو کافۂ انام کی فلاح دارین کی دلی آرزو رکھتا ہو البتہ اونکی محبت تمھاری ایسی نہین ہی

تم اونکو ایسی راہ لگاتے ہو کہ وہ کسی کام کے نرہین اور وہ تمکو اون امور پر متوجہ کرتے ہین کہ تم ابدالاباد
خوشدلی اور روحانی وجسمانی عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ وہ جانورون تک سے جو اونکے
بس مین ہین یہی خیال رکھتے ہین نکتہ آیا تم سمجھتے ہو کہ جانورون کے تزکیہ سے کیا مراد ہی اور
مذبوح کو مزکی کیون کہتے ہین سبب یہ ہی کہ جو روح خدا کے نام اور اعتقاد توحید کے ساتھ
نکلتی ہی وہ دائمی خوشی مین رہیگی اور جو اسطرح نہین نکلتی وہ مبتلاے رنج وتعب یا بالکل
فنا ہو جائیگی آدم کہ خلیفۃ اللہ ہی اوسکے ذمے اپنے ابناے جنس کی خیر خواہی تو تھی ہی مگر غیر
ذی عقل کے واسطے بھی یہ تجویز ٹھہری کہ حتی الامکان اونکی بھی جان رائگان نجانے پاوے
اگر اصالۃً استعداد اونہین اپنے تزکیہ کی نہین ہی تو نیابۃً یہ سلوک اونسے کرنا چاہیے تاکہ اونمین
قابلیت خاک بہشت ہونے کی ہے +

حرام خورون کو ہماری اس تقریر سے ہنسی آوے گی مگر ہمکو بات ٹھیک کہنا اور بیر کھلانا ہی
کہ جو قوم تزکیہ صرف بضرورت اکل سمجھی ہی اوس سے تو بحث نہین لیکن جس قوم کو احسان سلوک
(یعنی ہندو وغیرہ ۱۲) مطمح نظر ہی وہ مرتے وقت ہر ایک جانورون سے یہی سلوک کر بیٹھے ہین جو (یعنی مسلمان ۱۲) وہ کھائین یا نہ
کھائین پھر کیا وہ اپنے ابناے جنس کو اپنی فرشتہ خوئی اور نیک نیتی وجبلی خیر خواہی سے محروم
رکھینگے مگر خیر خواہی کے واسطے یہ ضرور نہین ہی کہ ہر بات ہمیشہ اوسی کی مرضی موافق کیجائے
اور نہ ایسا ہو سکتا ہی خود خالق کے فعل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی مخلوق کو مارتا بھی ہی اور جلاتا
بھی اور عزت بھی دیتا ہی اور ذلت بھی مفلس بھی کرتا ہی اور توانگر بھی اور رنج بھی دیتا ہی اور راحت
بھی پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ اپنے بندون سے بغض وعداوت رکھتا ہی یا وہ کسی طرف سے
نیک نظر وکسی طرف سے بد نظر ہی نہین نہین بلکہ وہ تمام اپنے امور مین مصلحت حکیمانہ برتتا ہی
جسکو تم جان نہین سکتے وہ موافق استعداد وقوت وظرف ہر شخص کے جو چاہتا ہی بخشتا ہی

اور جو چاہتا ہی لے لیتا ہی غرض جو بات جسکے واسطے سود مند دیکھتا ہی وہی کرتا ہی کہ وہ مان باپ سے زیادہ شفیق ہی ؞

پس مسلمانون پر الزام بداخلاقی و ترش روئی و غیر مہذب ہونے کا فقط اس دوستی کے خاطر جسکو نافہمی سے دشمنی جانتے ہو لگانا اور اوسکی شکایت کرنا کمال نادانی ہی اوستاد کا لڑکون کو مارنا یا آوارہ مزاجون کو اونکے مان باپ کا نکال دینا یا اونسے صاحب سلامت نکرنا یا اونکو خرچ کی تکلیف دینا یا اونکو ساتھ نہ کھلانا یا پادشاہ کو کسی جائداد کا کورٹ کرنا یا حکام کا کسی رئیس بد وضع سے ملاقات نکرنا اور کرنا تو نہایت ترش روئی و کج خلقی سے کیا یہ سب کچھ دشمنی اور عداوت سے ہوتا ہی ہرگز نہین بلکہ اوسکو دشمنی وہی نادان سمجھیگا جسکی خواہش نفسانی روکی گئی ہی مگر خدا و خلق کے نزدیک اسمین کچھ دشمنی نہین ہی ؞

ہان یہ برا ہی کہ بلا مصلحت شرعی فقط اپنے ذاتی معاملے مین کوئی کسیکو رنج و تکلیف پونہچاوے تو ایسا مسلمان کرتے ہی نہین ہین منقول ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو مار چاہتے تھے اوسنے اوس پاکیزہ صورت پر تھوک دیا آپ اوسکی گردن زنی سے باز آئے اور فرمایا کہ اب مارنا نفسانیت سے سمجھا جائیگا یا اونھین بزرگوار کے قتل یا خلیفہ عثمان کے قتل و اہانت مین جسکی بنا ایک ذاتی عداوت پر تھی کیسا مسلمانون نے درگذر کیا اور کیا عمدہ تعمیل آیۂ کریمہ سلہ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ کی ہوئی اور جو کوئی اسکے برخلاف کرتا ہی برا کرتا ہی ؞

خلاصہ یہ ہی کہ کافرون سے دنیا کی زندگی مین برعایت اصول شرع ایسا برتاو کرنا چاہیے کہ اونکو اپنی نالائق وضع و فعل اور اپنی بداخلاقیون و غلطرائیون پر مطلع ہونے کا موقع ملتا رہے

سلہ یہ آیت سیپارہ بست و چہارم سورہ حم سجدہ کی ہی ترجمہ اور برابر نہین نیکی اور بدی [illegible]

نہ کہ اونمین بالکل مل جانا چاہیے کہ اونکو کفر و رسمیات کفر کرنے کا اور حوصلہ بڑھ جائے اور اپنی عدد کی کثرت پر فخر کر کے مسلمانون کو بنظر حقارت دیکھنے لگین ✤

امر ششم کا ثبوت سیپارہ بست و ششم سورہ محمد آیہ کریمہ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ ترجمہ سو جب بھڑو منکرون سے تو گردنین مارو یہانتک کہ جب خون ریزی کر چکو تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کر دو پیچھے اور یا چھوڑوائی لیجیو یون ہی ہی ✤

محققین کا قول ہی کہ یہ آیت بعد جنگ بدر کے نازل ہوئی ہی اور بعض آیتین جو اسکے پیچھے اوتری ہین اور اونمین اسکے برخلاف حکم ہی تو نہ وہ اسکی ناسخ ہین اور نہ یہ اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفا بحسب موقع و محل تمام اون آیتون پر عمل کرتے تھے چنانچہ منقول ہی کہ یہود بنی قریظہ کو بعد اونکی لڑائی کے ایک مرتبہ حضرت نے احسانا چھوڑ دیا تھا یہ چھوڑنا برعایت حکم اسی آیت کا تھا کہ جملہ [ومن علیہم] ہے حدیث بخاری و مسلم کا جسکو ہم ثبوت امر چہارم مین لکھ چکے ہین مثبت اس دعوے کا ہی پھر اونھین بنی قریظہ کی دوسری مرتبہ بوجہ نقض عہد کے گردنین ماری گئین اونمین سے بھی زبیر ابن باطا چھوڑ دیا گیا اور ریحانہ بنت عمر بطور ملک یمین حضرت کے تصرف مین رہین لہذا مجتہدین کا قول تفسیر احمدی مین یون نقل کیا گیا ہی ثُمَّ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ يَقُوْلَانِ اِنَّ الْاِمَامَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقَتْلِ وَالْاِسْتِرْقَاقِ وَالْمَنِّ بِالْاِطْلَاقِ وَالْفِدَاءِ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ شافعی اور احمد بن حنبل کہتے ہین کہ امام مختار ہی چاہے قیدیونکو قتل کرے چاہے لونڈی غلام بنائے چاہے احسان رکھکر چھوڑ دے چاہے فدیے مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑ دے

معالم التنزیل مین ہی وَذَهَبَ آخَرُونَ اَنَّ الْاٰيَةَ مُحْكَمَةٌ وَالْاِمَامُ بِالْخِيَارِ
فِي الرِّجَالِ الْعَاقِلِيْنَ مِنَ الْكُفَّارِ اِذَا وَقَعَ فِي الْاَسْرِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتُلَهُمْ
اَوْ يَمُنَّ عَلَيْهِمْ فَيُطْلِقَهُمْ بِلَا عِوَضٍ اَوْ يُفَادِيَهُمْ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارَى
الْمُسْلِمِيْنَ وَاِلَيْهِ ذَهَبَ عُمَرُ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ وَالْعَطَاءُ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ
وَالْعُلَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَمَّا كَثُرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاشْتَدَّ سُلْطَانُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاُسَارٰى
مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً وَهٰذَا هُوَ الْاَصَحُّ وَالْاِخْتِيَارُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهٗ ترجمہ اور اور لوگون کی یہ راے ہی کہ آیت من
وفدا آیت محکمہ ہی اور جو مرد عاقل و بالغ کافرون کی طرف کی قید مین پڑین امام کو اختیار ہی چاہے
قتل کرے چاہے اونپر احسان کرے بغیر کچھہ لیے چھوڑ دے چاہے فدیہ مین مال لیکر یا مسلمان
قیدیون کے بدلے مین چھوڑ دے اور یہی راے ہی عمر کی اور یہی بات کہی ہی حسن نے اور عطا نے
اور بہت سے صحابیون اور عالمون نے اور یہی قول ہی ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا
کہا ابن عباس نے جب مسلمان زیادہ ہوئے اور اونکو غلبہ ہو گیا تو اللہ عزوجل نے قیدیون کے
معاملے مین یہ آیت اوتاری کہ اونکو احسان رکھکر یا فدیہ لیکر چھوڑ دو اور یہی بات اصح اور مقتی
ہی اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بعد صحابہ نے اسپر عمل کیا ہی ⁜

اور بعضے علما نے یہ فرمایا ہی کہ احسان کرنے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہی کہ اونکو غلام بنا کر جان
نہ مارنے کا اونپر احسان رکھا جاوے یا اونسے جزیہ لینا قبول کرکے اونکی جان چھوڑ دینے کا
احسان رکھا جاوے اور بدلے مین چھوڑنے سے یہ مراد ہو سکتی ہی کہ مسلمان قیدیون کے
بدلے مین چھوڑا جاوے نہ مال کے بدلے مین تفسیر احمدی وَنُقِلَ عَنْهُ [اَيْ عَنْ مُجَاهِدٍ]

أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالْمَنِّ الْمَنَّ بِتَرْكِ الْقَتْلِ وَاخْتِيَارِ الِاسْتِرْقَاقِ أَوْ بِالتَّخْلِيَةِ وَقَبُولِ الْجِزْيَةِ وَبِالْفِدَاءِ الْفِدَاءَ بِأُسَارَى الْمُسْلِمِينَ لَا بِالْمَالِ

اس معنی کو امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین پسند کرتے ہین ؛

ہم کہتے ہین کہ دنیاوی حکومتون اور تمام مسلمانون کا عمل اب تک اسی پر ہی کہ قیدیونکا چھوڑنا یا اسیر رکھنا یا گردن مارنا امیر کی راے پر منحصر ہی جیسا چاہے کرے اساری قبیلۂ ہوازن جنکا ذکر ہو چکا اور دختران شاہ فارس اور مالک بن نویرہ کی عورت کے ساتھ جیسا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے زمانے مین ہوا اوس سے ہر گز مسلمان بلکہ سارا جہان واقف ہی کیا یہ پاک لوگ جن پر اُنکے واسطے جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا معنی اس آیت کے نہ سمجھے تھے کہ یہ ناپاک سمجھے ہین جو نہ زبان عربی جانتے ہین اور نہ اوسکے محاورے اور لغت سے آگاہ اور نہ ذہین ہین اور نہ متدین نہ سود لینے مین دریغ اور نہ دینے والے مین عار مردار خواری اونکا شعار ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ؛

ہی ابھی آسمان پھٹ پڑے اسبات سے اور ٹکڑے ہو زمین
اور گر پڑین پہاڑ ڈھیکر

اب ہم اوس راے ناصواب کو جو سید احمد خان صاحب نے اپنے رسالۂ ابطال غلامی مین بذیل اس آیت کے لکھی ہی نقل کرتے ہین اول اونسنے بحث کی ہی کہ یہ آیت بزمان فتح مکہ یعنی سنہ ہجری مین نازل ہوئی ہی دوم اونسنے باب پنجم مین اوسی رسالے کے لکھا ہی کہ اس آیت مین خداے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اب نہ کوئی قیدی قتل نہ لونڈی غلام ہو سکتا ہی اسواسطے کہ لفظ اما و اما حصر کے لیے آتا ہی اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم اسطرح پر دیا جاوے کہ یا یہ کرو یا یہ کرو تو اون دونون مین سے ایک کا کرنا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے سوا کسی اور بات کرنے کا اختیار نہین رہتا ؛

امر اول کا ثبوت اوسنے کوئی کافی نہین دیا لیکن اگر ہم مان بھی لین تب اس آیت سے ایک
خاص صورت کا حکم سمجھینگے وہ یہہ ہی کہ بعد فتح مکہ کے تمام عرب مسلمانونکا مطیع ہو گیا تھا اور جوق
جوق لوگ مسلمان و مستامن ہوتے جاتے تھے اونمین بعضے ایسے بھی تھے کہ اونکو اس شوکت
و حکومت کا رشک تھا لوگون کے بہکانے مین کوتاہی نکرتے تھے اور دل مین لڑائی کہانے
ہوئے موقع کے منتظر تھے اونکے حق مین اللہ صاحب فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ صَدُّوْا
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعْمَالَہُمْ ترجمہ جو لوگ منکر ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے
اکارت کیے اونکے کیے یعنی اونکو ظاہری اطاعت سے کچھہ فائدہ نہوگا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّہِمْ کَفَّرَ عَنْہُمْ
سَیِّاٰتِہِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَہُمْ ترجمہ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور وہی ہی سچا اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین اونکی برائیان اور
سنوارا اونکا حال ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّہِمْ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَہُمْ
ترجمہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے
رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگونکو اونکے احوال فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ ترجمہ پس جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْہُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً ترجمہ یہان تک کہ جب تم خون ریزی کر چکو
پس قید کرلو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لو حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَہَا جب تک رکھے
لڑائی یعنی لڑنے والے ہتھیار اپنا ذٰلِکَ ترجمہ یہی دستور ہی ۰

خلاصہ یہہ کہ جو کافر مستامن یا مثل مستامن کے ہین اور جو تمھارے برخلاف ہو کر تمھارے

موُنہہ پر پڑھیں اور لوگوں کو سہکاوین تو اونکی گردنین ماری جاوین جب خونریزی خوب ہو چکے اور مخالف ہتھیار رکھدین یعنی لوہا مسلمانون کا مان جائین تو تم اونکو قید کرلو پھر یا اونپر احسان رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ لیکر کیونکہ وہ تمسے دبے ہوئے ہین اور تمھاری رعیت ہین اسیقدر سزا بہت ہے کہ اکثرون کی گردنین ماری گئین اور بقیۃ السیف نے دب کر ہتھیار رکھدیے اور اللہ نے تمکو غالب کیا تو اب اور سزا کرنا ضرور نہیں ہی اہل حکومت یون ہین کیا کرتے ہین وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ اور اگر اللہ چاہتا تو بدلا لیتا اونسے (یعنی خود ہی اونکو سخت ترین سزا اونکی سزا دیتا) پر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ترجمہ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھویگا وہ اونکے کیے ۞

اس آیت مین جملہ ضرب رقاب ایسا ہی جو برابر کی لڑائیون مین مستعمل نہیں ہوتا بلکہ خاص مجرمون اور مغلوب محکوم کی سزاؤن مین بولا جاتا ہی جیسا کہ فرشتونکو حکم ہوا تھا فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۞

پس حکم چھوڑنے قیدیون کا اس آیت مین عام نہیں ہی اگر ہی تو خاص اسی ایک صورت مین ہی اور امر دوم بالکل دھوکا اور سراسر فریب ہی ہمنے مانا کہ اِمَّا و اِنَّمَا کلمہ حصر کا ہی اور اوسکا مطلب بھی یہی ہی کہ یا یہ کرو یا یہ کرو مگر اصل فعل یعنی کرنے کا وجوب حصر افراد سے کہان نکلتا ہی جب تک فعل کا وجوب اور طور پر ثابت نہو ۞

مثلاً جب یہ کہینگے کہ بندوق بیٹھ کر چلاؤ یا لیٹ کر تو نفی کھڑے ہوکر چلانے کی تو ضرور نکلی مگر بندوق کا خواہ مخواہ چلانا کہان سے ثابت ہوا یا بیمار کو شربت انار دیا جاوے یا شربت ورد تو اس سے دوا کرنا بطریق وجوب کہان سے نکلا ہان یہ معلوم ہوا کہ بیمار اگر دوا کرے تو انھین

دونون دواؤن سے ایک دوا دیجاوے یا سفر کرو بنارس یا مرزاپور کا تو سفر کرنا ضرور کیونکر سمجھا جاتا
علی ہذا القیاس اس آیت سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اگر قیدی چھوڑے جائین تو اسی وطرحسے
(یعنی من و فدا کی صورت سے چھوڑے جائین) وب کر یا کسی اور صورت سے نچھوڑے جائین
کہ کافرون کی شوکت وجرأت بڑھجاوے گویا تقدیر کلام کی یون ہی فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِنْ
تَطْلُقُوْهُمْ بَعْدَ اَنْ تَاْسِرُوْهُمْ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وہذا ہو المطلوب ؛
پس جو لوگ خیال کرتے ہین کہ اساری بنی خذیمہ اور ایک شخص بنی عقیل کا اور وہ اسی شخص
جو جبل تنعیم سے مسلح باراده جنگ اوترے تھے اور بلا جنگ گرفتار ہوگئے برعایت اسی حکم کے
چھوڑے گئے ہین اونکو اتنا تو سوچنا تھا کہ آیت من و فدا مین اگر ہی تو کافرون کے قتل و اثخان کے
بعد اونکے چھوڑ دینے کا حکم ہی اور ظاہر ہی کہ قتل و اسیر بنی خذیمہ کا خالد بن ولید کی غلط فہمی سے
تھا وہ اون مسلمانونکو کافر جانتے تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خدا کے
سامنے معذرت اسطرح پر کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ چنانچہ اسکا
ذکر اوپر ہو چکا پس ان مسلمانون کی رہائی برعایت اس حکم کے کہنا سراسر تعصب ہی ؛
لطیفہ سید احمد خان لکھتے ہین کہ صبانا کی لفظ سے جو مقصد اون لوگونکا تھا خالد نہ سمجھے اور
اونھین مسلمانون کی نظیر سے اپنے کافر بھائیونکی رہائی ثابت کرتے ہین یہ وہی مضمون ہی کہ
اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ؛
اور جبل تنعیم والونکا یہ حال ہی کہ وہ لوگ بلا لڑائی کے پکڑ لیے گئے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے آزاد کر دیا چنانچہ صحیح مسلم مین اسکا قصہ یون ہی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ
رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ

سَلَمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ترجمہ روایت ہی انس سے کہ اسی آدمی مکے کے اوترے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ارادہ کرتے تھے کہ غفلت مین آزار پونہچاوین حضرت کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے صلح وخواہش سے پس نہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت مین ہی کہ آزاد کر دیا اونکو پس اوتاری اللہ صاحب نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا ہاتھ اونکا تمسے اور تمھارا ہاتھ اونسے مکہ اور اوسکی نواح مین ۔

مسلمان کہتے ہین کہ اونکا چھوڑ دینا اوس اختیار سے تھا جو امام کی رائے پر چھوڑ دیا ہے اس سبب سے کہ آیت منّ فدا نازل ہو چکی تھی کیونکہ رسالہ ابطال غلامی کے باب پنجم مین لکھا ہے کہ اس آیت (یعنی آیت منّ فدا) مین خدا تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑنے کا صاف حکم دیا ہی اور مضمون آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کافر قیدی بعد اثخان کے چھوڑے جائین نہ قبل اثخان کے اور اس موقع پر لڑائی و اثخان کا تو کیا ذکر ہی نکسیر تک بھی کسیکی نہ پھوٹی تھی تو پھر اس رہائی کو بروی حکم اوس آیت کے سمجھنا عقل و دانش سے بعید ہی ۔

قطع نظر اسکے تمام مفسرین اس بات کے قائل ہین کہ سورۂ انا فتحنا بعد صلح حدیبیہ جو سنہ ۵ ہجری مین واقع ہوئی نازل ہوئی ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین بزبان فتح مکہ جب تشریف لائے تو اسی سورۃ کو پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور مضمون تمام سورۃ کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور مسلم نے بھی اپنی حدیث مذکور الصدر مین بیان کیا ہی کہ اونھین تنعیم والون کے باب مین یہ آیت انا فتحنا کی نازل ہوئی هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ

پس اس قصے کو بعد فتح مکہ کے قرار دینا اور جن روایتوں میں وقوع اس قصے کا سنہ ۵ ہجری یعنی صلح حدیبیہ میں صاف صاف لکھا ہی لغو بتلانا سولے تحکم کے اور کیا ہی یا شاید یہ غلطی لبطن مکہ کی لفظ سے ہوئی ہو تو بطن مکہ اطراف متصل مکہ کو بھی بولتے ہین چنانچہ قاموس مین اوسکے معنی یہ لکھے ہین اَلْبَطْنُ عَشْرَةُ مَوَاضِعَ وَمَوْضِعٌ خَارِجَ الْمَدِيْنَةِ وَمَوْضِعٌ بَيْنَ الشُّقُوْقِ وَالثَّعْلَبِيَّةِ ؛

اور قصہ گرفتاری اور رہائی بنی عقیل کا کتاب مسلم مین یون ہی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ وَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ ترجمہ عمران بن حصین کہتا ہی کہ ثقیف ہم سوگند تھے بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص بنی عقیل کا پس مضبوط باندھا صحابہ نے اوسکو اور ڈال دیا سنگستان مین پس گذرے اوسپر حضرت رسول تب پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کیون مین پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب گناہ تمھارے ہم قسمون کے کہ ثقیف ہین پس چھوڑا اوسکو حضرت نے اور اوسی جگہ سے تشریف لے گئے پھر پکارا اوسنے

ای محمد ای محمد پس حکم کیا اوسپر حضرت نے اور پھر سے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا اوسنے کہا مین مسلمان ہون فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اوس حالت مین کہ تو مالک تھا اپنے کام کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اوسکو حضرت نے بدلے لیا اون دو شخصون کے کہ قید کیا تھا اونکو ثقیف نے ؞

اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہی لیکن اگر کسی ایسی تواریخ سے جسکو ہمارے مخالف معتبر جانتے ہین ثابت بھی ہو تب ہم یہ عرض کرینگے کہ یہ شخص تو بلا حرب و ضرر وانتخان کے راہ چلتے پکڑ لیا گیا تھا اسکی رہائی متعلق آیت من و فدا کیسے آپ تجویز کرتے ہین ؞

خاتمہ

شکر صد شکر کہ ہم خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا اور خطاب خاص آیۂ کریمہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ سے مخصوص ہوئے سبحان اللہ کیا توقیر ہماری بڑھائی اور کس مرتبے کی عزت دی کہ انبیاؤن نے اس گروہ مین شامل ہونے کی آرزو کی مگر افسوس کہ ہمکو اسکی کچھ قدر نہوئی ہمکو محمدی کہلانے کے لیے بڑے شوق سے تبعیت اپنے نبی کی اختیار کرنا اور امور دینی و دنیاوی مین ہمکو مشورہ قرآن و حدیث و سیر صحابہ ہی سے رکھنا چاہیے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے تمام دنیا کی بھلائی دینی و دنیوی سب ہمارے نبی مین جمع کرکے ہمسے بتا کید فرما دیا ہے کہ تمکو اپنے رسول کی نیک چال سیکھنی چاہیے تو اب ہمکو اونکی روش چھوڑکر دوسرون کی اختیار کرنا ہرگز نچاہیے ؞

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کو نہ صرف نماز و روزہ بلکہ اونکو طریقۂ معاشرت و ادب سکھاتے منقول ہی کہ کفار اہل اسلام سے مضحکہ کرتے کہ کیا تمھارے نبی تمکو طریقۂ قضاے حاجت بھی تعلیم

ایسے ہیں وہ کہتے کہ ہان غرض جس بات کو تم اپنے رسول یا صحابۂ کرام جنکے دلون کے تقوے کو
خدا جانچ چکا ہی سیکھ چکے ہو اوسکے برخلاف تمکو کوئی کچھہ بہکاوے تم ہرگز نہ مانیو کہ تمہارے رسول
نے خبر دی ہی کہ قریب ہی کہ تیس کذاب پیدا ہونگے خدا جانے اونمین سے کتنے ہو گئے اور کس کس
نمبر کے اب موجود ہین اور کس قدر آیندہ ہونگے ÷

تمہارے عمل کرنے کو سورۂ فاتحہ بس ہی جسمین اللہ صاحب نے صاف ہدایت فرمائی ہی کہ دعا یون
کیا کرو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ÷

بڑا افسوس ہی کہ نماز مین تو تم یون کہو کہ اے اللہ ہمکو امور دینی و دنیوی کے سرانجام کی ایسی سیدہی
سیچی راہ بتا دے جیسی تونے انبیا و صالحین کو بتلائی نہ ایسی جس سے یہود مورد غضب و لعنت ہوے
اور نہ نصاری کی راہ جو گمراہ ہین اور سلام پھیرتے ہی تمہارا وہی اترانا مٹک مٹک کر چلنا گل مونچھے
رکھنا نیچی پتلون پہنکر لمبی ڈاڑھی اور اونچے پائچے والون پر ہنسنا انگریزی محاورے سے اردو
بولنا بلکہ اہل زبان ہو کر نئے محاورہ جھل نے ٹانگ یون گیت جوڑنا ÷

او وارہی او وارہی اواری وہ جو ہی اری وہ جو ہیگا اری وہ جو رہیگا اری وہ جو تو ہی
اری وہ جو تو ہی میری شکل لی اوس اشیان صاحب کا ریمیر اشکل لیا اب تم اوسی برکت کے پہل چکہو
اور پھر اوسپر اپنے آپ کو فصیح و بلیغ جاننا مشہور و لالچیون و خود غرضونکو مہذب و زاہد و خاکساروں و
فیاضون کو غیر مہذب اور اونکے پیشواؤن کو وحشی قرار دینا تقلید صحابہ اور مجتہدین اور علماے
اسلام کی تو نکرنا مگر نصرانیون کی تقلید واجب بلکہ فرض اور اونکی تحقیقات کو بلا سمجھے ایک تحقیقات
کامل سمجھنا اور اوس سے حقیقت اسلام پر شک کرنا اگر قرآن و حدیث مین موجب اوسکے اصلاح
دینے کی نیت کرنا مذہب اسلام کو ہنسوانا اور اوسکی ہستی مین دھبہ لگانا ہی یہ سب حال اپنا

روزگار کا دیکھہ دیکھکر ہمکو وہ باتین یاد پڑتی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطریق پیشین گوئی کے فرمائی ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ

ترجمہ روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی جو پہلے تمسے تھے بالشت بالشت اور ہاتھہ ہاتھہ یہانتک کہ اگر وہ پیٹھے ہونگے گوہ کے سوراخ مین تو پیروی کروگے تم اونکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم جنکی متابعت کرینگے وہ یہود و نصاری ہونگے فرمایا کہ اور کون نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۔

ہرچند یہ بلا تمام عالم مین خوب ہی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بمقتضاے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ وہی طور و طریقہ اور عادت اختیار کرتے جاتے تھے مگر اب اوسکی تکمیل کے واسطے اونکے کوچک ابدال باسم مہدی اور بلقب مجتہد و مجدد مشہور ہوئے اونھون نے برملا دعوت کیا اور قرآن حدیث کی غلط تاویلات سے جاہلونکو فریب دینا اور سچے مہدی اور مجتہد کو جھوٹا بتلانا شروع کیا اور یہ سمجھایا کہ علوم جدیدہ جو حقیقت مین نئے نہین ہین اور طریقہ معلومہ سے اونکے امور معاش کی درستی اور رونق ہوگئی اور پادشاہی قوم بلکہ تمام دنیا کی نظرون مین عزیز ہینگے اس پھندے مین لالچی و بو الفضول و ضعیف الایمان و خفیف الوضع اکثر پھنس گئے اور کہانتک پھنسنے اللہ صاحب فرماتا ہی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْھِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوْہُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ اور سچ کر دکھائی ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے پر تھوڑے سے ایماندار ۔

مگر اتنا سوچ لینا ضرور تھا کہ جب حضرت ناصح لب و لہجہ و اپنی زبان یا دری نہین جانتے جسکے وہ خود عالم ہین [فَضْلًا عَنِ التَّھْذِیْبِ] تقلید نا واقفون کی کرتے ہین اونتہ ورنہ اونکے ذہن مین

کوئی شی فی نفسہ اچھی و بُری نہین ہی اچھے قابل عزت اونکے نزدیک فقط وہی ہی جسکو اہل حکومت
اختیار کرین اور جسکو اختیار نکرین وہی بُری اور ذلیل ہی حالآنکہ ایسا اعتقاد بالکل گمراہی اور
ایسا خیال طریقۂ معاشرت مین بھی سراسر خود رائی ہی یہودیون اور پارسیونکو دیکھنا چاہیے کہ وہ
بھی اوسی طرح کی جاکٹ و پتلون پہنتے ہین اور اوسی طرح چھری و کانٹے سے میزون پہ
حرام و حلال کھایا کرتے ہین اور علوم و فنون بھی مثل طب و طبقات ارض و کیمیا و برق و ہیئت
و ریاضی و جرثقیل و حساب کی سب کچھ جانتے ہین اور دولتمند بھی ہین مگر دنیا کی نظر مین کچھ
اونکا اعزاز و اکرام اور کچھ اونکی وقعت نہین ہی اور دین کے اعتبار سے بھی باوصف اپنی
تمول و قابلیت کے ذلیل و خوار ہین یہودیون کے باب مین آیت کریمہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ موجود ہی اور پارسیون کے انتزاع سلطنت کے قصے مین بخاری نے
بروایت ابن عباس جملہ فَمُزِّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ نقل کیا ہی ؛
ہم سمجھتے ہین کہ اس ذلت کی خاص وجہ نہونا قومی سلطنت اور دلیری و اولوالعزمی کا اور عوض
اوسکی مکاری و دغابازی و عہد شکنی کا اونمین شائع ہوتا ہی ؛
پس ای مسلمانون تمکو اپنی پست ہمتی و بے حیائی اور وہن سے اوس وضع و طور و طریقے کے
اختیار کرنے مین کیا توقع اپنی عزت و حصول جاہ و ثروت کی رکھنا چاہیے ہان اگر عزت و
ثروت درکار ہی تو اپنے پیشواؤن کی جفاکشی و طور و طریقۂ بے تکلفی کا اختیار کرو اور علم و پابندی
شریعت و سچی ایمانداری و صبر و اولوالعزمی کو ذریعہ اپنے حصول مقاصد دلی و مآرب قلبی کا گردانو ؛
انھین صفات کے نہونے سے تمھاری اب یہ حالت ہو گئی ہی کہ تمھاری شامت اور تمھاری
قوت بہیمیہ [جسکو نئی روشنی والے شیطان کہتے ہین] بصورت احمد و محمود متشکل ہو ہو کر بازار
و امصار و نزدیک و دور سے تمکو للکارتی ہی اور سبز باغ اور نزہت دنیا کی دکھلا کر تمکو تمھارے

رسول کے طریقۂ پسندیدہ سے پھیرنا چاہتی ہی ؛

سو تمکو غیرت کرنا اور عبرت پکڑنا اور خدا سے ڈرنا اور مکارون و بوالفضولون سے ہوشیار رہنا چاہیے دیکھیے اس سخت امتحان میں کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون ڈگ جاتا ہی ثابت قدمون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے مبارکباد پونہچے ؛

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ؛

تمت

شکر و احسان اوس خداوند واحد لاشریک لہ کو زیبا ہی کہ اوسکی ذات مقدس شراکت اثنینیت و تثلیت سے پاک و مبرا ہی اور ہزارون درود و سلام اوس سید الانام و شفیع یوم القیام پر نازل ہون کہ دین اسلام و اوسکا سارے ملل سابقہ اور مذاہب ماضیہ پر غالب و فائق ہی اور اوسکے آل و اصحاب پر کہ ہدایت و رہنمائی اور اعلاے کلمۃ الحق او نہیں کو سزاوار و لائق ہی کہ انہون یہ رسالۂ کامل فارق بین الحق والباطل وسیلۂ نجات انام یعنی حقیقۃ الاسلام حسب ایماے مصنف علام باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان ادخلہما اللہ فرادیس الجنان مطبع نظامی واقع کانپور اواخر ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین چھپکر ملاحظۂ شائقین مین آیا اور زیب و زینت کا چہرہ ناظرین کو آیینۂ ظہور مین دکھایا فقط